الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماھنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو
جیسیوں حوالہ جات سے مزین، دور جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا انیسواں سال

بیادگار

حضرت قبلہ عالم
حاجی محمد یوسف علی نگینہ

حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی
منیر احمد یوسفی
بشیر احمد یوسفی
خلیل احمد یوسفی

مدیر اعلیٰ
منیر احمد یوسفی

مدیر معاون
صاحبزادہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز
شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر یوسفی

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

فہرست ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ و نعت شریف	5
2	اداریہ	6
3	تفسیر یوسفی۔	8
4	درس حدیث شریف۔	12
5	سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔	15
6	لیلۃ القدر۔	22
7	صدقہ فطر۔	28
8	اعتکاف اور مسائل اعتکاف۔	34
9	نفلی روزے۔	38
10	عید کو عید کیوں کہتے ہیں؟	44
11	حکایات۔	50

سالانہ ممبر شپ فیس

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا امریکہ۔	2500
پاکستان	450

زیر انتظام: صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی | صاحبزادہ حافظ مفتی خلیل احمد یوسفی | صاحبزادہ محمد ابو بکر صدیق یوسفی

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ
ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ"
جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III چوہدری کیمپ لاہور
042-36880027, 0300-4274936

پروف ریڈرز: مولانا ابرار حسین، محمد عامر فقیر

ڈرافٹ اور چیک کے لئے: منیر احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بنک شاد باغ لاہور

پبلشر منیر احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 40 روپے

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سنٹر 977-A بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv

خدا (عزوجل) دے واسطے حمداں تمامی

ازقلم: شیخ طریقت حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ

خُدا دے واسطے حمداں تمامی
خُدا دا سب توں اُچا نام نامی

اوہ ہر ذرّے دا ہے مالک تے خالق
میں کیہ دساں اوہدی اَرفع مقامی

خدا رازق حقیقی ساریاں دا
ہے کوئی خاص تے بھاویں ہے عامی

ہے اَزلوں اَبد تیکر اُس دی شاہی
قدیمی شان ہے اوہدی دوامی

شریک اوہدا کوئی شے جو بناوے
اوہ ہے بدبخت تے مشرک حرامی

نبی مُرسل تے بھاویں اولیاء نے
خدا دوتوں نے ایہہ سارے پیامی

اوہدے ہی فضل تھیں ملیاں زباناں
تے بخشی اوسے نے ہے خوش کلامی

کدی وی اوہ نہیں ڈِردے کسے توں
خدا جنہاں دا ہے ناصر تے حامی

قلم ہوون جے رُکھ سیاہی سمندر
ختم نہ ہو سکے شان گرامی!

ایہہ ہے فرمان یوسفؔ میرے رَب دا
کرو سارے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام دی غلامی

وہ کمال حسن حضور ہے

ازقلم: مجدد دین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدح اہل دول رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

اداریہ

صیہونی بربریت اور عالم اسلام

عالمی دہشتگرد امریکہ اور مسلمانوں کے بدترین دشمن امریکی صدر نے عالمی قوانین اور بین الاقوامی اخلاقیات کی تمام حدوں کو توڑتے ہوئے اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں اپنے سفارتخانہ کو عالم اسلام کے قبلہ اول بیت المقدس (یروشلم) منتقل کر دیا ہے اور تل ابیب کی بجائے بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دے دیا ہے۔ امریکہ کے اس غیر منصفانہ اقدام کے خلاف ہزاروں فلسطینی مسلمان احتجاج کرتے ہوئے غزہ بارڈر پر جمع ہوئے تو اسرائیلی فوج نے ان پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں ستر سے زیادہ فلسطینی مسلمان شہید جبکہ تین ہزار کے قریب شدید زخمی ہو کر زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اس پر امریکہ کے چند گماشتہ ممالک کے علاوہ دُنیا بھر کے انصاف پسندوں نے امریکی اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ ملکر احتجاجی ریلیاں اور جلوس نکالے۔ مگر امریکی صدر نے اس احتجاج کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دن اسرائیل کے لئے بڑا دن ہے اور ہم مشرق وسطیٰ میں امن قائم کرنے کے عزم پر قائم ہیں۔ جبکہ اسرائیلی وزیر اعظم نے امریکی سفارتخانہ کی بیت المقدس منتقلی پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا یہ اسرائیل کے لئے جشن کا موقع ہے۔ حالانکہ اس تناظر میں اگر مشرق وسطیٰ کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو ٹرمپ انتظامیہ کے اس احمقانہ اور دہشتگردانہ فعل سے مشرق وسطیٰ میں امن کی بجائے نفرت اور بدامنی پھیلی ہے۔ لیکن ٹرمپ انتظامیہ کا مقصد ہی دُنیا بالخصوص عالم اسلام کے امن واستحکام کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ اس کا مفاد اسی میں ہے کہ دُنیا میں خلفشار کی کیفیت رہے اور اس کا اسلحہ بکتا رہے۔

قارئین کرام! گذشتہ 70 سالوں سے کشمیری مسلمانوں کی طرح فلسطینی مسلمان بھی اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اُن کا سب سے بڑا مطالبہ یہ ہے کہ اسرائیل کے زیر قبضہ فلسطینی دارالحکومت بیت المقدس اُن کو واپس دیا جائے۔ عالم اسلام کا بھی یہ مطالبہ ہے کیونکہ بیت المقدس اسلامی دُنیا میں تیسری مقدس ترین جگہ یعنی مسجد اقصیٰ کی وجہ سے مسلمانوں کی عقیدت کا مرکز ہے۔ اور دین اسلام کا مقدس شہر ہے تاریخ شاہد ہے کہ جب تک یہ مسلمانوں کے زیر انتظام رہا کبھی بھی کسی مذہب یا فرقے کے ماننے والوں کو کوئی شکایت نہیں رہی اور لوگ پُر امن زندگی بسر کرتے رہے۔ لیکن جب سے یہ شہر اسرائیل کے قبضہ میں چلا گیا ہے تو یہاں دیگر لوگوں بالخصوص مسلمانوں کا جینا حرام کر دیا گیا ہے۔ ان کی زمینوں اور جائیدادوں پر جبراً قبضہ کر کے اُن کو بے دخل کرنے کی مذموم پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے تاکہ طے شدہ منصوبے کے تحت اس شہر کو مکمل یہودی شہر کا درجہ دیا جا سکے۔

آج مشرق وسطیٰ کے جسم میں اسرائیل کا وجود ایک ناسور کی صورت اختیار کر چکا ہے اور فلسطینی مسلمانوں کے لئے مقتل گاہ بن چکا ہے۔ اسرائیلی فوج فلسطینیوں کو محض احتجاج کرنے پر گولیوں سے چھلنی کر رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلم دُنیا بالخصوص عرب دُنیا کی جانب سے کوئی خاص ردِعمل سامنے نہیں آیا جو امریکی سفارتخانہ کی بیت المقدس منتقلی سے بھی بڑا سانحہ ہے۔ اب تک مسلم دُنیا میں اگر کسی ملک کا امریکی سفارتخانہ کی بیت المقدس منتقلی اور فلسطینیوں کی شہادتوں پر ردِعمل سامنے آیا ہے تو وہ فلسطین، کویت، ایران، جنوبی افریقہ اور ترکی ہیں۔ جنوبی افریقہ اور ترکی نے اسرائیلی بربریت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اسرائیل سے اپنے سفیر واپس بلا لئے ہیں۔ ترک صدر نے اسلامی ملکوں کی تنظیم او۔ آئی۔ سی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا اور اس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکی سفارتخانہ کی بیت المقدس

منتقلی عالمی قوانین کی سنگین خلاف ورزی ہے اور تمام خاموش طاقتیں اس جرم میں برابر کی شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انسانیت فلسطین کے مسئلہ میں ناکام ہو گئی ہے۔ مسلمان القدس کو ظالموں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر مسلمان اپنے قبلہ اول کی حفاظت نہیں کر سکتے تو خانہ کعبہ کی حفاظت کیسے کریں گے؟

واضح ہو کہ او آئی سی کے اجلاس میں 8 سربراہان مملکت سمیت 48 مسلم ممالک کے مندوبین نے شرکت کی۔ اجلاس کے مشترکہ اعلامیہ میں دیگر تجاویز کے علاوہ فلسطینیوں کے تحفظ اور اسرائیلی بربریت کی تحقیقات کے لئے خصوصی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ بھی کیا۔ لیکن سوچنے کی بات ہے کہ احتجاجی جلسے جلوس اور مذمتی بیانات مسلمانوں کے خلاف ظلم و ستم کو روک سکیں گے؟ امریکہ نے یہودیوں کی خوشنودی کے لئے 57 مسلمان ملکوں اور 125 کروڑ مسلمانوں کے احتجاج اور ردعمل کی قطعاً پرواہ نہیں کی اور فلسطینیوں کے حقوق غصب کرنے کے لئے اسرائیل کو ہمیشہ امریکی تائید و حمایت حاصل رہی ہے۔ رہی بات اسرائیلی بربریت کی تحقیقات کا معاملہ تو ایسی تحقیق کرنے کا اختیار محض اقوام متحدہ کو حاصل ہے جو بلاشک و شبہ امریکہ کے گھر کی لونڈی ہے۔ لہٰذا اس سے کسی انصاف کی اُمید یا توقع رکھنا عبث ہے۔ اس کے لئے عالم اسلام کو اپنے طرز عمل پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام دشمن طاقتوں نے عالم اسلام کو باہم دست و گریبان کر رکھا ہے اور وہ مسلمانوں کی کمزوریوں کا فائدہ اُٹھا رہی ہیں۔ اس وقت اسلامی دُنیا واضح طور پر دو گروپوں میں منقسم نظر آ رہی ہے۔ ایک گروپ کی سربراہی سعودی عرب کے پاس ہے جبکہ اس کی سرپرستی امریکہ کر رہا ہے یہی وجہ ہے بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالخلافہ قرار دیئے جانے پر اس گروپ کی طرف سے مذمتی بیان تک نہیں آئے۔ مسلمانوں کے اس خلفشار کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے امریکہ نے اتنا بڑا اقدام اُٹھایا۔ جانے سعودی عرب کی زیر سرپرستی دہشتگردی کے تدارک کے لئے 34 اسلامی ممالک پر مشتمل اسلامی فوج کس مقصد کے لئے تشکیل دی گئی ہے کیا وہ اسرائیلی بربریت سے بڑھ کر بھی کوئی دہشت گردی ہو گی۔

کاش عالم اسلام باہمی اختلافات ختم کر کے اُمت واحدہ کی مثال بن جائیں۔ کہنے کو تو خاص ترکیب میں قوم رسول ہاشمی (ﷺ) والی بات درست ہے مگر عملی طور پر جب ہم دیکھتے ہیں تو افسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی بڑی تعداد دُنیا میں آباد ہے۔ مگر اتحاد مفقود ہے جو ایک اُمت کی شان و شوکت کا امین ہو۔ ہر مسلم ملک اپنی اپنی ڈفلی بجا رہا ہے۔ اکثر آپس میں لڑنے جھگڑنے میں مصروف رہتے ہیں۔ عرب ممالک اس خطۂ ارض سے تعلق رکھتے ہیں جہاں سے اسلام کا نور طلوع ہوا مگر آج وہ خطہ ورجنوں ممالک میں بٹ کر اپنی طاقت کھو چکا ہے۔ اور اسرائیل جس کا رقبہ نقشے میں تلاش کرتے ہوئے دشواری ہوتی ہے عرب مملکتوں کو ناکوں چنے چبوا رہا ہے' اس کی بڑی وجہ امریکہ اور مغربی اقوام کی اسرائیل کو آشیر باد اور حمایت ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے محبوب حضرت سیدنا محمد ﷺ کے صدقے عالم اسلام پر اپنا فضل و کرم کرے ان کو باہم متحد اور مضبوط فرمائے۔ دین ایک' کتاب ایک' کلمہ ایک' رسول ایک مگر مسلمان ایک نہیں ہو رہے اور ان کی جگ ہنسائی ہو رہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ آمین!

تمام اُمت مسلمہ کو نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب'

ادارہ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور اور ابوبکر کمپیوٹر سینٹر کی جانب سے عید الفطر مبارک ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

تفسیر یوسفی

فاضل: پیر طریقت، رہبر شریعت، ابن علم لدنی، منظور نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
صاحب علیہ الرحمہ

ترتیب
منیر احمد یوسفی (ایم اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”سید عارف سنت“ لاہور

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ○ (آل عمران:187) ”اور یاد کرو جب اللہ (جل جلالہ) نے عہد لیا اُن سے جنہیں کتاب عطا فرمائی کہ تم ضرور اُسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو اُنہوں نے اُسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اُس کے بدلے ذلیل دام حاصل کئے تو کتنی بُری خریداری ہے“۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَّبِعُوا النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ 1 ”اللہ (جل جلالہ) نے اہلِ کتاب کو حکم فرمایا کہ وہ غیب کی باتیں بتانے والے بے مثل اُمی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں اور اللہ (جل جلالہ) اور اُس کے احکام پر ایمان لائیں گے“۔ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ ”فرمایا جب وہ اتباع کریں تو ہدایت پائیں گے“ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ”پھر ختم المرسلین حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا“ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ عَاهَدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَدِّقُوْهُ وَتَلْقَوْنَ عِنْدِي الَّذِيْ اَحْبَبْتُمْ 2 ”تو ارشاد فرمایا: میرے وعدے کو پورا کرو میں تمہارے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کروں گا۔ جو تم اپنی کتابوں تورات اور انجیل میں لکھا پاتے ہو جب سید العالمین حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو حکم فرمایا: ان کی تصدیق کرو تو تم میرے پاس وہ نعمتیں پاؤ گے جو تم پسند کرو گے“۔

اہلِ کتاب:۔ حضرت امام ابن اسحاق علیہ الرحمہ اور حضرت امام ابن جریر علیہ الرحمہ نے حضرت سیدنا عکرمہ علیہ الرحمہ کے واسطے سے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اہلِ کتاب سے مراد فنحاص واشیع وَاَشْبَهُهَا مِنَ الْاَحْبَارِ 3 ”فنحاص، اشیع اور اُن جیسے دوسرے علماء ہیں“۔ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ ”کہ تم ضرور اُسے لوگوں سے بیان کرو“۔

حضرت سیدنا علقمہ بن وقاص علیہ الرحمہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل فرمائی ہے قَالَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ لِنَبِيِّهٖ صلی اللہ علیہ وسلم فِي التَّوْرَاةِ اِنَّ الْاِسْلَامَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ افْتَرَضَهٗ عَلٰى عِبَادِهٖ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَجِدُوْنَهٗ عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ 4 ”تورات شریف میں یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ اللہ (جل جلالہ) کا دین دینِ اسلام ہے جو اللہ (جل جلالہ) نے اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے اور ختم المرسلین حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ (جل جلالہ) کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ جو تم اپنی کتابوں تورات اور انجیل میں لکھا پاتے ہو“۔

---

1 قرطبی جلد 1 ص 515۔ 2 ابن ابی حاتم جلد 2 ص 316، در منثور جلد 2 ص 402، ابن جریر جلد 3 ص 543۔ 3 در منثور جلد 2 ص 402، ابن جریر جلد 3 ص 543، فتح القدیر جلد 1 ص 516۔ 4 در منثور جلد 2 ص 402، ابن ابی حاتم جلد 2 ص 317، فتح القدیر جلد 1 ص 515۔

علم سکھائیں:

حضرت سیدنا قتادہ علیہ الرحمہ نے یہ روایت نقل فرمائی ہے۔ وَاِیَّاکُمْ وَکِتْمَانَ الْعِلْمِ فَاِنَّ کِتْمَانَ الْعِلْمِ هَلَکَةٌ فَلَا یَتَکَلَّفَنَّ رَجُلٌ مِمَّا لَا عِلْمَ لَدَیْهِ فَیَخْرُجَ مِنْ دِیْنِ اللّٰهِ فَیَکُوْنَ مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ 5 "یہ وہ وعدہ ہے جو اللہ (عزوجل) نے اہلِ علم سے لیا جو آدمی علم حاصل کرے اُسے لوگوں کو بھی سکھائے۔ علم چھپانے سے بچو کیونکہ علم چھپانا ہلاکت ہے۔ جس چیز کا علم نہ ہو اُس میں تکلف سے کام نہ لو اور خطرہ ہے کہ وہ دین سے خارج ہو جائے جب کہ وہ تکلف کر رہا ہوگا۔ یہ بات کہی جاتی ہے ایسا علم جس کا اظہار نہ کیا جائے۔ کَانَ یُقَالُ مَثَلُ عِلْمٍ لَا یُقَالُ بِهٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَا یُنْتَفَعُ بِهٖ وَمَثَلُ حِکْمَةٍ لَا تَخْرُجُ کَمَثَلِ صَنَمٍ لَا یَأْکُلُ وَلَا یَشْرَبُ 6 "اس کی مثال اس خزانے جیسی ہے جس سے نفع حاصل نہیں کیا جاتا۔ یہ بات کہی جاتی ہے جو حکمت ظاہر نہ کی جائے اُس کی مثال بت جیسی ہے جو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے"۔

قابلِ مبارکباد عالم:

وَکَانَ یُقَالُ فِی الْحِکْمَةِ طُوْبٰی لِعَالِمٍ نَاطِقٍ طُوْبٰی لِمُسْتَمِعٍ وَاعٍ هٰذَا رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَعَلَّمَهٗ وَبَذَلَهٗ وَدَعَا اِلَیْهِ وَرَجُلٌ سَمِعَ خَیْرًا فَحَفِظَهٗ وَوَعَاهُ وَانْتَفَعَ بِهٖ 7 "حکمت آموز باتوں میں سے یہ بات کہی جاتی ہے ایسے عالم کو مبارک ہو جو علم کا اظہار کرتا ہے اور اس سننے والے کے لئے مبارک ہو جو یاد رکھتا ہے۔ یہ وہ آدمی ہے جو علم سیکھتا ہے پھر کسی اور کو سکھاتا ہے، اُسے خرچ کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کو دعوت دیتا ہے اور یہ ہے وہ آدمی جو بھلائی کی بات سنتا ہے اُسے یاد کرتا ہے اس سے نفع اٹھاتا ہے"۔

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پھر انہوں نے کتاب کو پس پشت ڈال دیا یعنی اس پر عمل چھوڑ دیا اور توریت شریف کے اندر جو اوصافِ محمدی ﷺ کا بیان تھا اس کو پوشیدہ رکھا۔ نبی الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کے اوصاف چھپانے کے عوض انہوں نے حقیر معاوضہ کچھ کھانے کی چیزیں اور رشوتیں لیں۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں امام الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ سُئِلَ عِلْمًا عَلِمَهٗ ثُمَّ کَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ 8 "جس سے علم دین کی کوئی بات پوچھی جائے جسے وہ جانتا ہے پھر وہ اُسے چھپائے تو قیامت کے دن اُسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی"۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یَوْمَا اَخَذَ اللّٰهُ عَلٰی اَهْلِ الْکِتَابِ مَا حَدَّثْتُکُمْ بِشَیْءٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ 9 "اللہ (عزوجل) نے اہلِ کتاب سے یہ عہد لیا تھا کہ میں تم سے جو کچھ بیان کروں اس کو نہ چھپانا پھر آپ نے مذکورہ بالا آیت مقدسہ تلاوت فرمائی"۔

---

5 قرطبی جلد 2 جز 4 ص 194 'فتح القدیر جلد 1 ص 515۔ 6 ابن ابی حاتم جلد 2 ص 318 'مظہری جلد 2 ص 194 'درمنثور جلد 2 ص 403 'ابن جریر جلد 3 ص 544۔ 7 درمنثور جلد 2 ص 403 'ابن جریر جلد 3 ص 544 'روح البیان جلد 2 ص 142۔ 8 تفسیر روح البیان جلد 2 ص 142 'تفسیر ابو سعید جلد 3 ص 77 'ترمذی حدیث نمبر 2649 'مشکوٰۃ حدیث نمبر 223-224 'مرقاۃ جلد 1 ص 436 'ابوداؤد حدیث نمبر 3658 'مسند احمد جلد 2 ص 263 'ابن ماجہ حدیث نمبر 261-264 '(عن انس رضی اللہ عنہ) 'مستدرک حاکم جلد 1 حدیث نمبر 101 'مجمع الزوائد جلد 1 ص 163 'خازن جلد 1 ص 330 'تفسیر المظہری جلد 1 ص 223۔ 9 قرطبی جلد 2 جز 4 ص 194 'مظہری جلد 2 ص 194 'فتح القدیر جلد 1 ص 514 'تفسیر خازن جلد 1 ص 330۔

وَاَنْ دَلَّ عَلٰی نُزُوْلِهَا فِیْ حَقِّ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی الَّذِیْنَ کَانُوْا یُخْفُوْنَ الْحَقَّ لِیَتَوَسَّلُوْا بِذٰلِکَ اِلٰی وِجْدَانِ شَیْءٍ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا اَنْ حُکْمَهُمَا یَعُمُّ مَنْ کَتَمَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَحْکَامَ الْقُرْاٰنِ الَّذِیْ هُوَ اَشْرَفُ الْکُتُبِ وَاَنَّهُمْ اَشْرَافُ اَهْلِ الْکِتَابِ 10 "یہ آیت مقدسہ اگرچہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو حق چھپاتے ہیں اور ان کا مقصد دُنیا کا حقیر مال حاصل کرنا ہے۔ لیکن اس کا حکم عام ہے۔ یہ ان مسلمانوں پر بھی لاگو ہوتا ہے جو قرآن مجید (جو کہ اشرف الکتاب ہے) کے احکام دُنیا کے لالچ میں چھپاتے ہیں اس لئے کہ یہ لوگ اہل کتاب سے اشرف و اعلیٰ ہے اس لئے ان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ احکام الٰہیہ کو چھپائیں"۔

علماء کرام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ جو کچھ قرآنی احکام جانتے ہیں انھیں بے دھڑک بیان کریں۔ دُنیا کے لالچ اور کسی فاسد مقصد کے لئے کوئی حکم مخفی نہ رکھیں۔ کسی مسئلہ کے اظہار میں بخل سے کام نہ لیں۔ مسلمان علماء کو یہود و نصاریٰ کے پادریوں کی پیروی نہیں کرنی چاہئے بلکہ حق کے غلبہ کے لئے میدان عمل میں مجاہدانہ کردار ادا کرنا چاہئے۔

اَنَّ الْحَجَّاجَ اَرْسَلَ اِلَی الْحَسَنِ وَقَالَ مَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْکَ فَقَالَ مَا کُلُّ الَّذِیْ بَلَغَکَ قُلْتُهٗ وَلَا کُلُّ مَا قُلْتُهٗ بَلَغَکَ قَالَ اَنْتَ الَّذِیْ قُلْتَ اِنَّ النِّفَاقَ کَانَ مَقْمُوْعًا فَاَصْبَحَ قَدْ تَعَمَّمَ وَتَقَلَّدَ سَیْفًا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَمَا الَّذِیْ حَمَلَکَ عَلٰی هٰذِهٖ وَنَحْنُ نَکْرَهُهٗ قَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ اَخَذَ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَهٗ 11 "حجاج بن یوسف نے حضرت سیدنا خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کو پیغام بھیجا کہ آپ نے میرے حق میں کیا کیا فرمایا ہے؟ آپ نے کہلوا بھیجا کہ جو کچھ میں نے تیرے حق میں کہا ہے وہ صحیح ہے بلکہ اور بھی بہت کچھ کہا ہے جو تجھے نہیں پہنچا۔ پھر اس نے پیغام بھیجا کہ میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ منافقت کی جڑ اُکھڑ جائے گی اگر حجاج مر جائے۔ حضرت سیدنا خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ (جرأت کے علمبردار) نے پگڑی سر پر رکھی اور تلوار حمائل کی اور پوری تیاری کر کے حجاج کی مجلس میں خود تشریف لائے تا کہ اس کے سامنے حق گوئی کا حق ادا فرمائیں۔ چنانچہ اس کی مجلس میں پہنچ کر فرمایا کہ ہاں یہ سب کچھ میں نے کہا ہے حجاج نے کہا آپ نے ایسی باتیں بھی کہیں جسے ہم بُرا مناتے ہیں۔ آپ نے سورۂ آل عمران کی مذکورہ آیت مقدسہ نمبر 187 تلاوت فرمائی۔

درسِ آخرت:

حضرت سیدنا فضیل علیہ الرحمہ نے فرمایا: اگر اہل علم اپنے نفوس کو مکرم بنائیں اور اس کی پورے طور پر حفاظت کریں جیسے اللہ (ﷻ) نے حکم فرمایا تو اس کے سامنے بڑے ظالموں اور جابروں کی گردنیں جھک جائیں گی اور لوگ اُن کے غلام بے دام بن جائیں گے اور رہتی دُنیا تک اُن کے فرمانبردار رہیں گے اس طرح سے اسلام کی عزت بھی رہ جائے گی اور اہل اسلام کو بھی شرافت اور بزرگی نصیب ہوگی لیکن انہوں نے دنیوی لالچ میں اپنے آپ کو ذلیل و خوار کر لیا جب ان کو دُنیا کی لالچ دی جاتی ہے تو وہ عزت اسلام پر مٹنے کی بجائے نفس و دین کی حمایت کرتے اور اپنا علم دُنیا داروں پر نثار کر دیتے ہیں اس طمع میں کہ کہیں انھیں بھی دُنیا کی طرح اعزاز حاصل ہو اسی لئے دُنیا میں وہ لوگ ذلیل و خوار ہو کر رہتے ہیں۔ 12

---

10 روح البیان جلد 2 ص 142 ۔ 11 خازن جلد 1 ص 330 ۔ 11 روح البیان جلد 2 ص 142 ۔ 12 تفسیر روح البیان جلد 2 ص 142 ۔

واقعہ شاہ ذوالقرنین:

سکندر ذوالقرنین کا ایک قوم پر گزر ہوا جنہوں نے ترک دُنیا کر کے قبرستان میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ اُن کے دروازوں کے سامنے قبریں تھیں وہ ساگ اور پتوں پر گزارہ کرتے اور عبادت میں مصروف رہتے سکندر ذوالقرنین نے اُن کے سردار کو ملاقات کے لئے بلایا۔ انہوں نے فرمایا ہمیں ذوالقرنین سے کیا غرض یہ سن کر سکندر ذوالقرنین خود اُن کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کیا وجہ ہے تمہیں سونا چاندی کی ضرورت نہیں انہوں نے کہا ہم میں سے کوئی بھی ان چیزوں کا طالب نہیں اور نہ ہی یہ چیزیں پیٹ بھر سکتی ہیں اس لئے ہم نے قبروں والوں کو اپنا پڑوسی بنایا ہے تاکہ ہمیں موت نہ بھول جائے پھر ان لوگوں کے بزرگ نے سکندر ذوالقرنین کو ایک کھوپڑی دکھائی اور بتایا کہ یہ ایک بادشاہ کی کھوپڑی ہے یہ اپنی رعایا پر ظلم کرتا تھا اور خسیس دُنیا جمع کرتا تھا لیکن جب سے یہ مرا تو اُن سب کے گناہ اس کے سر پر ہیں اس کے بعد انہوں نے ایک دوسری کھوپڑی اُٹھائی اور بتایا یہ بھی ایک بادشاہ کی کھوپڑی ہے لیکن یہ عادل اور رعایا پر شفقت کرنے والا تھا یہ جب مرا تو اللہ (ﷻ) نے اس کو بہشت میں جگہ عطا فرمائی اور اس کے درجات بلند فرمائے ہیں۔ اس کے بعد اُس بزرگ نے سکندر ذوالقرنین کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ان دونوں میں سے کیسی کھوپڑی چاہتا ہے۔ اس پر ذوالقرنین رو پڑا اور کہا اگر میرے ہاں تشریف لے چلیں تو میں اپنی بادشاہی آپ کے سپرد کر دوں گا۔ انہوں نے کہا پناہ بخدا۔ ذوالقرنین نے کہا یہ کیوں؟ فرمایا: کہ یہ تمام لوگ تیرے دشمن ہیں صرف تیرے حال اور تیری مملکت کی وجہ سے۔ [13]

[13] تفسیر روح البیان جلد 3 ص 142۔

درس حدیث شریف

ریڈیو پاکستان سے نشر ہوئی

از: خادم دین اسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّى وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ 1 ''حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: "دُنیا ساری کی ساری نفع کا سامان ہے اور اس دُنیا کا بہترین متاع نیک بیوی ہے"۔

متاع سے مراد عارضی منفعت اور فائدے کا سامان ہے۔ دُنیا فانی ہے اور اس کی ہر چیز فانی ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے دُنیا کو متاع قرار دیا۔ اس دُنیا کے اندر منفعت اور فائدے کے اعتبار سے اگر کوئی چیز سب سے زیادہ قابل قدر اور قابل وقعت ہے تو وہ نیک بیوی ہے۔ شریک حیات اگر نیک ہو تو بھلائی اور نیکی کے بہت سارے اُمور کی انجام دہی آسان ہو جاتی ہے۔ اولاد کی تعلیم وتربیت، گھر کی تنظیم، اُمورِ خانہ داری، رشتہ داروں سے تعلقات، صلہ رحمی اور پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات یہ سب براہِ راست بیوی سے متعلق اُمور ہیں۔ اس کے علاوہ قناعت، صبر، کسبِ حلال اور ایمان کے راستے میں آنے والی مشکلات اور مصائب میں بیوی کا تعاون حاصل ہو تو سارے مسائل آسانی کے ساتھ حل ہو جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ. بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، خَيْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ: اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ، وَاِنْ نَّظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ، وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِىْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ 2 ''حضرت سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں سید المرسلین حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: ایک مومن کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے زیادہ نفع رساں کوئی چیز نہیں ہے اگر اُسے کسی کام کا کہے تو بجا لائے، اگر اس کی طرف دیکھے تو اُسے خوش کر دے، اگر وہ اس پر قسم اٹھائے تو اُسے پوری کر دے، اگر اس کا شوہر موجود نہ ہو تو اپنی عزت وناموس اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے"۔

اس حدیث مبارک میں ختم المرسلین حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے نیک بیوی کو تقویٰ کے بعد سب سے بڑی نعمت قرار دیا ہے۔ تقویٰ دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ بیوی کے فرائض بھی اس حدیث مبارک میں بیان ہوئے ہیں۔ شوہر کی اطاعت اور اس کی خوشی وراحت کا ذریعہ بننا بیوی کا سب سے اوّلین فرض ہے۔ اس کے بعد میاں بیوی کے تعلقات اس نوعیت کے ہوں کہ وہ سراسر اعتماد اور خیر خواہی پر مبنی ہوں۔

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: قائد المرسلین حضور سیدنا رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَرْبَعٌ مِّنَ السَّعَادَةِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْءُ وَاَرْبَعٌ مِّنَ الشَّقَاءِ الْمَرْاَةُ السُّوْءُ وَالْجَارُ السُّوْءُ الْمَرْكَبُ السُّوْءُ وَالْمَسْكَنُ الضَّيِّقُ 3 ''چار چیزیں خوش بختی کی علامت ہیں۔ (1) نیک بیوی (2) کھلا گھر (3) نیک ہمسایہ (4) اچھی سواری۔ اور چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں۔ (1) بُری بیوی (2) بُرا ہمسایہ (3) بُری سواری (4) تنگ گھر"۔

1۔ 2۔ 3۔ الترغیب والترہیب جلد 3 ص 363، کنزالعمال حدیث نمبر 43964-30753، ابن حبان حدیث نمبر 1232۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حبیب کبریا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **خَيْرُ النِّسَآءِ مَنْ تَسُرُّكَ اِذَا بَصُرْتَ وَتُطِيْعُكَ اِذَا اَمَرْتَ وَتَحْفَظُ غَيْبَتَكَ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِكَ** 4 ''بہترین بیوی وہ ہے جس کی طرف تو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور جب تو کسی بات کا حکم دے تو بجالائے اور تیری عدم موجودگی میں تیرے مال اور اپنی ذات کی حفاظت کرے''۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (سید المرسلین ختم الانبیاء حضور سیدنا نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے) عرض کیا گیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) بہترین عورت کون سی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اَلَّتِيْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ** 5 ''وہ عورت کہ جب اُس کا شوہر اُس کی طرف دیکھے تو اُسے خوش کر دے جب کسی بات کا حکم دے تو اُس کی اطاعت کرے نیز عورت کی جان اور مال کے معاملے میں شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اُس میں اُس کی مخالفت نہ کرے''۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام المرسلین حضور سیدنا رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: **اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِيْ الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ** 6 ''جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے' (ماہ) رمضان المبارک کے روزے رکھے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے اُسے (قیامت کے روز) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جا''۔

اُم المؤمنین حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' میں نے امام الانبیاء حضور سیدنا رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: **اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ** 7 ''جو عورت (اس حالت میں) مرے اور (یہ کہ) اُس کا خاوند اُس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی''۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیدنا رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: **ثَلَاثَةٌ لَا تَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلٰوةً وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتّٰى يَرْضٰى وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ** 8 ''تین اشخاص کی کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی اُن کی کوئی نیکی اُوپر جاتی ہے (1) بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالکوں کے پاس واپس آ جائے اور اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھوں میں دے دے' (2) وہ عورت جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو یہاں تک کہ راضی ہو جائے۔ اور (3) نشے والا یہاں تک کہ ہوش میں آ جائے''۔

حضرت سیدنا حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے امام الانبیاء حضور سیدنا رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا: **اَيُّ هٰذِهِ اَذَاتُ بَعْلٍ اَنْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتِ لَهُ؟ قُلْتُ: مَا آلُوْهُ اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ، قَالَ: فَانْظُرِيْ اَيْنَ**

4 قرطبی جلد 3 جز 5 ص 27 حدیث نمبر 170 (مفہوم با اختلاف الفاظ) مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 1471 (با اختلاف الفاظ) درمنثور جلد 2 ص 151 طبری جلد 5 ص 39 مجمع الزوائد جلد 4 ص 273۔ 5 نسائی جلد 2 ص 71۔ 6 الترغیب والترہیب جلد 3 ص 52-53 مجمع الزوائد جلد 4 ص 305-306 ابن حبان حدیث نمبر 1296 درمنثور جلد 2 ص 152 کنز العمال حدیث نمبر 45123۔ 7 ابن ماجہ حدیث نمبر 1854 مصنف ابن ابی شیبہ جلد 4 ص 303 مستدرک حاکم جلد 4 حدیث نمبر 173۔ 8 الترغیب والترہیب جلد 3 ص 261 صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 940 ابن حبان حدیث نمبر 377-1297 کنز العمال حدیث نمبر 43927-43814۔

اَنْتِ مِنْهُ؟ فَاِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ 9 "یہ کون عورت (آئی) ہے؟ کیا شوہر والی ہے؟" میں نے عرض کیا "جی ہاں!" پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا "تیرا اپنے شوہر کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟" میں نے عرض کیا: میں نے کبھی اُس کی اطاعت اور خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی 'سوائے اس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد عظیم فرمایا: اچھا یہ بتاؤ اُس کی نظر میں تم کیسی ہو؟ یاد رکھو وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے"۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 'فرماتے ہیں 'صاحب التاج حضور سیدنا نبی کریم رؤوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا 10 "اگر میں (اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ) کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے"۔

حضرت سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 'فرماتے ہیں 'کہ میں حیرہ گیا 'میں نے دیکھا وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں 'میں نے کہا بے شک ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے 'پھر میں نے دافع البلا اور رسول کریم رؤوف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں حیرہ گیا اور دیکھا کہ وہاں لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ 11 "اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اُسے سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: اب بھی سجدہ نہ کرو! اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کیونکہ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مردوں کا عورتوں پر حق رکھا ہے"۔

ف:- یعنی اگر اس وقت میری تعظیم وتکریم اور ہیبت وجلال کے سبب سجدہ کرو گے اور جب میں اس جہان سے پردہ کر جاؤں گا تو سجدہ نہیں کرو گے۔ لہٰذا اُس ذات کو سجدہ کرنا چاہیے جسے کبھی موت نہ آئے اور اُس کا ملک کبھی زائل نہ ہو۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 'فرماتے ہیں 'قائد المرسلین حضور سیدنا رسول کریم رؤوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ، وَلَا تَاْذَنَ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَدّٰى اِلَيْهِ شَطْرُهٗ 12 "عورت کے لئے اپنے شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں نہ ہی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی (مرد یا عورت) کو گھر میں آنے کی اجازت دینا جائز ہے۔ جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (گھر کے مال سے) خرچ سے اللہ (ﷻ) کی راہ میں دے گی اُس سے شوہر کو بھی آدھا ثواب ملے گا"۔

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

---

9 مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 189 'درمنثور جلد 8 ص 152 'جلد 7 ص 291 ' کنز العمال حدیث نمبر 45866 'مجمع الزوائد جلد 4 ص 6۔ 10 ترمذی حدیث نمبر 1159 'مشکوۃ حدیث نمبر 3255 'مسند احمد جلد 4 ص 381 'جلد 6 ص 76 'مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 187 'مجمع الزوائد جلد 4 ص 311-310 ' کنز العمال حدیث نمبر 44800-44776 'السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 292-291 'الترغیب والترہیب جلد 3 ص 5557 'درمنثور جلد 2 ص 154 'المعجم الکبیر للطبرانی جلد 5 ص 237 'مصنف ابن ابی شیبہ جلد 4 ص 306۔ 11 ابوداؤد حدیث نمبر 2140 'دارمی حدیث نمبر 1463 'مشکوۃ حدیث نمبر 3266 'السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 291 'مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 187 'الترغیب والترہیب جلد 3 ص 55۔ 12 مشکوۃ حدیث نمبر 2031 'الترغیب والترہیب جلد 2 ص 59 'شرح السنۃ جلد 3 ص 440 'مرقاۃ جلد 4 ص 360 'مسلم حدیث نمبر 1026 'بخاری حدیث نمبر 5195 'مسند احمد جلد 2 ص 444 'ابن ماجہ حدیث نمبر 1761 'ابوداؤد حدیث نمبر 2458 'ترمذی حدیث نمبر 782۔

سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

(ادارہ)

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی ؓ حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب کے بیٹے ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی حضرت ابوطالب نے آپ کا نام علی رکھا۔ آپ کا نام علی بھی ہے اور حیدر بھی۔ حیدر کے معنی ہیں شیر۔ آپ کی والدہ نے اپنے والد کے نام پر کرار رکھا۔ کرار کے معنی ہیں پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا۔ کرار آپ کا لقب ہے۔ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اسد اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ کی کنیت ابوتراب اور ابوالحسن ؓ ہے۔ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی ؓ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے سگے چچا کے بیٹے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام سیّدہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہے جو اسد بن ہاشم کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا اور ہجرت فرمائی۔ 1 حضرت سیّدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے آپ ﷺ فرماتے تھے: كَانَتْ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي الَّتِي وَلَدَتْنِي "وہ میری ماں محترمہ ہیں بعد اس والدہ محترمہ کے جس نے مجھے جنم دیا ہے"۔ 2

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی ؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ 3 آپ قدیم الاسلام ہیں اور اسلام لانے والے پہلے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور بچوں میں سب سے اوّل اسلام لائے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس، حضرت سیّدنا انس، حضرت سیّدنا زید بن ارقم، حضرت سیّدنا سلمان فارسی اور صحابہ کرام ؓ کی ایک جماعت اس بات پر متفق ہے کہ سب سے پہلے امیر المومنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایمان لائے۔ شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں، حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد آپ اسلام لائے۔

اوّل اسلام لانے والوں کی ترتیب بایں انداز کی جا سکتی ہے:۔

(1) خواتین میں سب سے پہلے (اُمّ المومنین) حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (زوجہ مطہرہ)۔ (2) بچوں میں سب سے پہلے امیر المومنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ (چچا کے بیٹے) (3) بڑوں میں سب سے پہلے امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ۔ (دوست و سُسر) (4) غلاموں میں حضرت زید ؓ اور حضرت زید ؓ کی زوجہ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ تحقیق و ترتیب سب سے پہلے سراج الامہ کاشف الغمہ امام الائمہ امام اعظم حضرت سیّدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ؓ نے کی۔ 4

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ اَسْلَمْتُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ 5 "(حضرت) ابو یعلیٰ (ؓ) خود امیر المومنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں، کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے پیر کے دن اظہارِ نبوت فرمایا اور میں منگل کو مسلمان ہوا"۔ جس وقت آپ اسلام لائے آپ کی عمر شریف دس سال تھی۔ بلکہ بقول بعض نو سال اور بعض آٹھ سال اور کچھ اس سے بھی کم بتاتے ہیں۔

حضرت حسن بن زید بن حسن ؓ سے روایت ہے وَلَمْ يَعْبُدِ الْاَوْثَانَ قَطُّ لِصِغَرِهٖ "آپ نے چھوٹی عمر میں بھی کبھی بت پرستی نہیں کی"۔ 6

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی ؓ کی کفالت فرمائی:

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہوئی، جو اللہ (جل جلالہ) نے اُن کے حصہ میں رکھی تھی اور اس ذریعے سے اُن کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمایا تھا جب انہیں خاتم النبیین حضور سیّدنا نبی

1 ازالۃ الخفاء، جلد 4، ص 408، مترجم۔ 2 تاریخ الخلفاء، ص 132۔ 3 ابن ماجہ، ص 13، ترمذی حدیث نمبر 3747، ابوداؤد حدیث نمبر 4650، شرح السنہ جلد 7، ص 212، مسند احمد جلد 1، ص 188-187، حلیۃ الاولیاء جلد 1، ص 95، مشکوٰۃ ص 566، تاریخ الخلفاء، ص 132۔ 4 تاریخ الخلفاء، ص 26۔ 5 تاریخ الخلفاء، ص 132۔ 6 تاریخ الخلفاء، ص 132۔

کریم ﷺ کی کفالت نصیب ہوئی کہ قریش پر ایک دفعہ شدید خشک سالی کا وقت آیا۔ حضرت ابوطالب کی بہت اولاد تھی تو حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت سیدنا عباس ؓ سے فرمایا (جو کہ بنی ہاشم میں سب سے زیادہ وسعت والے تھے) کہ یَا عَبَّاسُ اِنَّ اَخَاکَ اَبَا طَالِبٍ کَثِیْرُ الْعِیَالِ وَ قَدْ اَصَابَ النَّاسَ مَاتَرٰی مِنْ ھٰذِہِ الْاَزِمَۃِ فَانْطَلِقْ بِنَا اِلَیْہِ لِنُخَفِّفَ مِنْ عِیَالِہٖ اٰخُذُ مِنْ بَیْتِہٖ رَجُلًا وَّ تَاْخُذُ اَنْتَ رَجُلًا فَنَکْفِیْھِمَا عَنْہُ 7 "اے عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! آپ کے بھائی حضرت ابوطالب کثیر العیال ہیں اور لوگوں پر جو یہ بلا خشک سالی کی آ پڑی ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں تو آئیں ہم اُن کے پاس چلیں اُن کے اوپر سے اُن کے کنبہ کا کچھ بوجھ ہلکا کریں۔ اُن کے گھر سے ایک آدمی کو میں لے لوں اور ایک کو آپ لے لیں تو ہم اُن کی طرف سے اُن دو کا خرچ خود برداشت کریں"۔ حضرت سیدنا عباس ؓ نے کہا بہت اچھا تو دونوں حضرت ابوطالب سے ملے اور اُن سے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ پر سے آپ کے کنبے کے خرچ کا بوجھ ہلکا کریں یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس تنگی کو دُور فرمائے جس میں آپ مبتلا ہیں تو ان دونوں سے حضرت ابوطالب نے کہا کہ اس صورت میں تم میرے پاس عقیل کو چھوڑ دو (اور ابن ہشام نے کہا عقیل اور طالب کو چھوڑ دو) اس کے بعد جو تم چاہو تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا علی ؓ کو لے لیا اور اُن کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور حضرت سیدنا عباس ؓ نے حضرت سیدنا جعفر ؓ کو لے لیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔

مومن اور منافق کی پہچان:

(1) امیر المومنین حضرت سیدنا علی ؓ سے روایت ہے، مجھے نبی اُمّی ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا "جو تجھ سے محبت کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو تجھ سے بغض رکھے گا وہ منافق ہوگا"۔ 8

(2) حضرت سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "ہم لوگ انصار سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم منافقین کو پہچانتے ہیں کہ وہ (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) سے بغض یعنی عداوت رکھتے ہیں"۔ 9

(3) اُمّ المومنین حضرت سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے "کوئی منافق (حضرت) علی (ؓ) کو دوست نہیں رکھتا اور کوئی مومن (حضرت) علی (ؓ) سے دشمنی نہیں رکھتا"۔ 10

(4) اُمّ المومنین حضرت سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت ہے، فرماتی ہیں، حضور سیدنا رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے (حضرت سیدنا) علی (ؓ) کو بُرا کہا اُس نے مجھے بُرا کہا"۔ 11 (نعوذ باللہ)

(5) امیر المومنین حضرت سیدنا علی ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا "تم میں (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام (روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی مثال ہے۔ جن سے یہود نے بغض رکھا، یہاں تک کہ اُن کی والدہ (ماجدہ وسیدہ صدیقہ حضرت بی بی مریم سلام اللہ تعالیٰ علیہا) پر تہمت لگائی اور عیسائیوں نے محبت کی اور محبت میں غلو کیا یہاں تک کہ اس درجہ کو پہنچا دیا جو اُن کا نہ تھا۔ (یعنی بعض نے آپ کو الٰہ کہہ دیا اور بعض نے اللہ عزوجل کا بیٹا کہا اور بعض نے تیسرا الٰہ بنا دیا)۔ پھر امیر المومنین حضرت سیدنا علی ؓ نے فرمایا، میرے معاملہ میں بھی دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ محبت سے افراط کرنے والے مجھے اُن صفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بعض بغض کرنے والے جن کا بغض اس پر اُبھارے گا کہ مجھے بہتان لگائیں گے۔ 12 (امیر المومنین حضرت سیدنا علی ؓ کے اس فرمان میں محبت کو افراط سے مقید کیا کیونکہ امیر المومنین حضرت سیدنا علی ؓ کی محبت

7 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص ۔ 8 ترمذی جلد 2 ص 214، مجمع الزوائد جلد 9 ص 133، شرح السنۃ جلد 14 ص 114، ابن ماجہ ص 12، نسائی جلد 8 ص 116۔ 9 ترمذی جلد 2 ص 213۔ 10 ترمذی جلد 2 ص 213۔ 11 مسند احمد، مشکوٰۃ۔ 12 مسند احمد جلد 1 ص 160، مشکوٰۃ ص 565۔

اصل ایمان ہے۔ ہاں محبت میں ناجائز افراط بُرا ہے۔ مگر عداوت علی رضی اللہ عنہ اصل ہی سے حرام ہے بلکہ کفر بھی ہے)۔

(6) حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "ہم منافقین کو تین پہچانتے تھے مگر اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب سے اور نماز میں پیچھے رہ جانے سے اور امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض سے"۔ 13

حضرت علی مولیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت سلمہ بن کہیل علیہ الرحمہ نے حضرت ابوالطفیل علیہ الرحمہ سے سنا وہ روایت کرتے ہیں' حضرت سیدنا ابو سریحہ یا سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا' یہ ناموں کا شبہ حضرت سیدنا شعبہ رضی اللہ عنہ کو ہے فرماتے ہیں: حضور سیدنا رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عظیم ہے: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ "جس کا میں دوست ہوں اُس کے (حضرت سیدنا) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) دوست ہیں"۔ 14

ہر مومن مرد اور عورت کے مولیٰ:

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب شفیع المذنبین حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم (خم کے تالاب) پر اترے (غدیر یعنی تالاب' خم ایک جگہ ہے جحفہ منزل سے تین میل دُور۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع سے واپسی پر ہوا بعض لوگ سمجھے کہ یہ واقعہ حج کو جاتے ہوئے ہوا حالانکہ اُس وقت (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) یمن میں تھے وہاں موجود نہ تھے۔ اس وہم سے اُنہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں مگر یہ اُن کی غلط فہمی ہے' واپسی پر یہ واقعہ ہوا' اُس وقت امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں سے اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں؟ سب نے عرض کیا جی ہاں! (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) پھر فرمایا: اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ "اے اللہ (جل جلالہ) جس کا میں مولا ہوں اُس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ (جل جلالہ)! جو اس سے محبت کرے تو اُس سے محبت فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو اُس کا دشمن رہ)۔ پھر (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) سے اس کے بعد (امیر المومنین مراد مصطفیٰ خلیفہ ثانی حضرت سیدنا) عمر (فاروق رضی اللہ عنہ) ملے' کہنے لگے' اے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ابوطالب کے بیٹے آپ کو مبارک ہو آپ نے اس طرح صبح سویرا پایا کہ آپ ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولیٰ ہو۔ 15

تعلق مواخات:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' (ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں) حضور سیدنا رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک دوسرے کا بھائی چارہ کروادیا۔ اتنے میں امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم حاضر ہوئے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے' اُنہوں نے حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھائی چارہ کروادیا لیکن میرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ نہیں کروایا تو حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ 16 "تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو"۔ 17

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام:

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'

13 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 451ء۔ 14 ترمذی جلد 2 ص 212' مسند احمد جلد 1 ص 118-84' ابن ماجہ ص 12' مستدرک حاکم جلد 3 ص 110' مجمع الزوائد جلد 7 ص 17' مشکوٰۃ ص 564۔ 15 مشکوٰۃ ص 565' مسند احمد جلد 5 ص 370' ابن ماجہ ص 12' مستدرک حاکم جلد 3 ص 116' مجمع الزوائد جلد 9 ص 107-106' البدایہ والنہایہ جلد 5 ص 212-211۔ 16 ترمذی جلد 2 ص 213' مشکوٰۃ ص 564' مستدرک حاکم جلد 3 ص 14' البدایہ والنہایہ جلد 7 ص 336۔ 17 مسلم جلد 1 ص 387' مشکوٰۃ ص 563' ابن ماجہ ص 12' مسند احمد جلد 1 ص 179' مجمع الزوائد جلد 9 ص 109' قرطبی جلد 12 ص 266۔

فرماتے ہیں: حضور سیدنا رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرمایا: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ 24 "تم مجھ سے اس درجہ میں ہو جو (حضرت) ہارون (علیہ السلام) کو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے تھا لیکن بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔ 18

غزوۂ تبوک اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ:

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں جب آپ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ مجھے یہاں بچوں اور عورتوں پر اپنا خلیفہ بنا کر چھوڑے جا رہے ہیں، دیگر مجاہدین کے ساتھ نہیں لے کر جا رہے تو حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے جواباً ارشاد مبارک فرمایا: اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ 19 "کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں تمہیں اس طرح چھوڑے جاتا ہوں جس طرح حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام، حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام کو چھوڑ گئے تھے، بس فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔

اہل بیت:

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ... فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ ...... تو حبیب کبریا، حضور سیدنا رسول کریم ﷺ نے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ)، سیدۃ النساء حضرت بی بی) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور (سیدنا حضرت امام) حسن اور (سیدنا حضرت امام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو بلایا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَیْتِیْ 20 "اے اللہ (جل جلالک) یہ میرے اہل بیت ہیں"۔

ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ایک صبح حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کالی اون کی منقوش چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں (حضرت سیدنا امام) حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اپنی چادر مبارک میں داخل کر لیا، پھر (امام عالی مقام حضرت سیدنا) حسین رضی اللہ عنہ آئے انہیں بھی داخل فرما لیا، پھر (سیدۃ النساء حضرت بی بی سیدہ) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آئیں انہیں بھی (چادر مبارک میں) داخل فرما لیا، پھر (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) آئے تو انہیں بھی (چادر مبارک میں) داخل فرما لیا، پھر فرمایا: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ۝ (الاحزاب:33) "اے نبی (صلی اللہ علیک وسلم) کے گھر والو! اللہ (عزوجل) تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمائے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا فرما دے"۔ 21

حق حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ ہے:

امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ (عزوجل) (حضرت سیدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی بیٹی (حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا نکاح میرے ساتھ کیا اور مجھے ہجرت کے مقام پر لائے اور اپنے مال سے (حضرت سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کرایا۔ (پھر فرمایا) اللہ (عزوجل) رحم فرمائے (حضرت سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) پر کہ وہ حق بات کہتے ہیں اور انہوں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ ان کا کوئی دوست رہے یا نہ رہے، سوائے اللہ (عزوجل) کے اور اس کے رسول (ﷺ) کے

18 یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام تو نبی ہوئے ہیں لیکن آپ نبی نہیں ہوں گے۔ 19 بخاری جلد 1 ص 526، مسلم ص 278، مسند احمد جلد 1 ص 173، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 9 ص 40، مستدرک حاکم جلد 2 ص 317، قرطبی جلد 4 ص 72، 268، در منثور جلد 3 ص 292، مجمع الزوائد ص 110-109، البدایہ والنہایہ جلد 5 ص 7۔
20 مشکوۃ ص 568، مسلم جلد 1 ص 278، مسند احمد 185، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 63، در منثور جلد 2 ص 39۔ 21 مشکوۃ ص 568، مسند احمد جلد 6 ص 292۔

انہوں نے حق بات ہی کہی ہے۔ اللہ (عزوجل) رحمت فرمائے (حضرت سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ) پر کہ ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں اور رحمت فرمائے اللہ (عزوجل) (حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) پر، اے میرے اللہ (جل جلالک)! وہ جہاں کہیں بھی ہوں حق ان کے ساتھ رہے"۔ 22

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی:

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے (حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کو طائف کے دن بلایا اور اُن سے سرگوشی کی تو لوگ عرض کرنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی، آپ ﷺ نے فرمایا! "میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ (عزوجل) نے خود ان سے سرگوشی کی"۔ 23

دعائے عافیت وصحت:

امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں بیمار تھا کہ میرے پاس سید کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ میں یہ کہہ رہا تھا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَ اِنْ کَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِیْ وَ اِنْ کَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِیْ "اے میرے اللہ (جل جلالک)! اگر میری موت آگئی ہے تو اب مجھے چین عطا فرما اور اگر ابھی دیر ہے تو مجھے صحت نصیب فرما اگر امتحان ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے"۔ تو قائد المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنک!) تم نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے دوبارہ وہی بات آپ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں پیش کردی جو پہلے عرض کی تھی تو سرکار کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے (نورانی) پاؤں (مبارک) سے ضرب لگا کر کہا اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ وَاشْفِہٖ "اے اللہ (جل جلالک)! انہیں عافیت اور شفا عطا فرما"۔ راوی کو شک ہے، فرماتے ہیں، اس کے بعد مجھے وہ بیماری نہ ہوئی۔ 24

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان:

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ علیہ الرحمہ سے روایت ہے، حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ گرمیوں کے کپڑے سردیوں میں پہنتے اور سردیوں کے کپڑے گرمیوں میں۔ ہم نے خیال کیا کہ کاش! ہم ان سے پوچھیں تو انہوں نے فرمایا! میری آنکھیں دکھتی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے (خیبر کے دن) کسی کو میرے پاس (بلانے کے لئے) بھیجا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میری آنکھیں دکھتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے میری دکھتی آنکھوں میں اپنا لعاب شریف ڈال دیا اور میرے لئے اللہ (عزوجل) کی بارگاہ (بے کس پناہ) میں گزارش کی۔ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ 25 "اے میرے اللہ (جل جلالک)! اس سے گرمی اور سردی کو دور رکھ"۔ تو مجھے اس دن سے نہ گرمی لگی اور نہ سردی۔

فاتح خیبر:

حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رحمۃ للعالمین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن یعنی غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ (عزوجل) فتح عطا فرمائے گا۔ (جس کو کل جھنڈا دیا جائے گا) وہ اللہ (عزوجل) اور اس کے (پیارے) رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے اور اللہ (عزوجل) اور رسول اللہ (ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جب لوگوں نے صبح پائی تو رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا (مگر شمس العارفین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: (حضرت) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک

---

22 ترمذی جلد 2 ص 212، البدایہ والنہایہ جلد 7 ص 361، مستدرک حاکم جلد 3 ص 72۔ 23 ترمذی جلد 2 ص 214۔ 24 مشکوٰۃ ص 565۔ 25 ابن ماجہ ص 12، مسند احمد جلد 1 ص 133-99، البدایہ والنہایہ جلد 7 ص 341۔

وسلم) وہ آنکھوں کے بیمار ہیں۔ (یعنی انہیں آنکھوں میں تکلیف ہے۔) فرمایا: انہیں بلاؤ۔ چنانچہ انہیں لایا گیا تو رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنا لعاب دہن شریف اُن کی آنکھوں میں لگایا اور ایسے اچھے ہوگئے گویا انہیں درد تھا ہی نہیں۔ حضور ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا تو (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا میں ان سے جنگ کروں حتی کہ وہ ہماری مثل ہو جائیں؟ فرمایا: نرمی پر جاؤ حتی کہ اُن کے میدان میں اُترو پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور انہیں اللہ (ﷻ) کے اُن حقوق کی خبر دو جو ان پر اسلام میں لازم ہیں۔ اللہ (ﷻ) کی قسم! اگر اللہ (تبارک و تعالیٰ) تمہارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں۔ 26

قوت حیدر کرار رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' غزوہ خیبر میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی پیٹھ پر خیبر کا دروازہ اُٹھا لیا تھا اور مسلمان اس دروازے پر چڑھ کر قلعہ کے اندر داخل ہو گئے تھے اور خیبر کو فتح کر لیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے وہ دروازہ پھینک دیا جب اُس دروازے کو گھسیٹ کر دوسری جگہ ڈالا جانے لگا تو چالیس افراد نے اُس کو اٹھایا۔ 27

حضرت سیدنا ابن اسحاق علیہ الرحمہ نے مغازی میں حضرت ابن عساکر علیہ الرحمہ نے حضرت ابو رافع علیہ الرحمہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے غزوہ خیبر میں قلعہ کا دروازہ اکھاڑ کر بہت دیر تک اپنے ہاتھ پر رکھا اور اُس سے ڈھال کا کام لیا' جس وقت قلعہ فتح ہو گیا تو اُس دروازے کو پھینک دیا' جنگ سے فراغت کے بعد ہم آٹھ افراد نے مل کر اُسے ہلانا چاہا لیکن وہ نہ ہلا۔ 28

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ 29 "(امیر المومنین حضرت سیدنا) علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے"۔

بارگاہ نبوی ﷺ میں قدر ومنزلت:

امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مجھے حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ سے وہ قرب ومنزلت حاصل تھی جو مخلوق میں کسی کو نہ تھی۔ میں آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صبح سویرے حاضر ہوتا تھا اور عرض کرتا تھا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ "اے اللہ (جل جلالک) کے نبی (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ (ﷺ) پر سلام ہو"۔ تو اگر آپ (ﷺ) کھنگار دیتے تو میں اپنے گھر لوٹ جاتا ورنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتا۔ 30

علم کے شہر کا دروازہ:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس اور حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُہَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ الْبَابَ 31 "میں علم کا شہر ہوں اور (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) اُس کا دروازہ ہیں اور جو شہر میں جانے کا ارادہ کرے تو اُس کو دروازے پر آنا چاہیے"۔

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ حکمت کا دروازہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں حکمت (وعلم) کا گھر ہوں اور (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) اُس کا دروازہ ہیں"۔ 32

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے اشتیاق:

حضرت سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں (امیر المومنین

26 بخاری جلد 1 ص 525 ، مسلم جلد 1 ص 279۔ 27 تاریخ الخلفاء ص 133 بحوالہ ابن عساکر۔ 28 تاریخ الخلفاء ص 133 علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ۔ 29 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 450۔ 30 مشکوٰۃ ص 565۔ 31 مستدرک حاکم جلد 3 ص 126 ، مجمع الزوائد جلد 9 ص 114۔ 32 مشکوٰۃ ص 564 ترمذی جلد 2 ص 213۔

حضرت سیدنا) علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) تھے۔ فرماتی ہیں میں نے حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کو سنا اور وہ (یعنی حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ) اپنے نورانی ہاتھ مبارک اٹھائے ہوئے تھے اور (دعا فرما رہے تھے) **اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا** 33 "اے میرے اللہ (جل جلالک)! مجھے اس وقت تک اس دارِفانی سے نہ لے جانا جب تک تو مجھے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کو نہ دکھا دے"۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

حضرت سیدنا جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گیا تو میں نے اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پردہ کے پیچھے سے آواز سنی۔ میری والدہ امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھ رہی تھیں تو اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تو مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہے اللہ عزوجل کی قسم! میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتی جو حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کو امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب ہو اور نہ زمین میں ایسی عورت ہے جو حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ عزیز ہو"۔ 34

جنت الخلد میں جانے کا نسخہ:

حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میری زندگی کی طرح زندگی گزارے اور میرے وصال کی طرح فوت ہو اور جنت الخلد میں رہے جس کا مجھ سے پروردگار نے وعدہ کیا ہے تو اسے چاہئے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا علی (رضی اللہ عنہ) بن ابو طالب کی اطاعت کرے۔ کیونکہ وہ تم کو سیدھے راستے سے نہ ہٹنے دے گا اور گمراہی میں ہرگز داخل نہ کرے گا"۔ 35

33 ترمذی جلد 2 ص 314۔ 34 ازالۃ الخفا جلد 4 ص 450۔ 35 ازالۃ الخفا جلد 4 ص 451۔

ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی اللہ ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نمازِ مغرب جامع مسجد نگینہ' A-977 بلاک بی III' گجرپورہ سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی وتعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبانِ اسلام اور عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔

خصوصی بیان: خادم دین اسلام **منیر احمد یوسفی** (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28,0300-4274936

لَیْلَةُ الْقَدْرِ

ترتیب: صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم ڈی۔ ایس)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ (القدر:3)

قدر کے معنی تقدیر کے ہیں اور لیلۃ القدر وہ رات ہے جس میں اللہ ﷻ تقدیر کے فیصلے نافذ فرمانے کے لئے فرشتوں کے سپرد فرماتا ہے۔ شب قدر بڑی قدر و منزلت اور عظمت والی رات ہے۔ تقدیروں کے فیصلے تقدیروں کے بدلنے اور بنانے کی رات ہے۔

اس کو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ ربّ العزت نے اس میں ایک بڑی قدر و منزلت والی کتاب بڑی قدر و منزلت والے خاتم الانبیاء حضور سیدنا رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ پر بڑی قدر و منزلت والی اُمّت کے لئے نازل فرمائی۔ اس رات کی زبردست برکت تو یہ ہے کہ قرآن کریم جیسی اعلیٰ نعمت اس رات نازل ہوئی"۔ 1

شمعون عابد:

حضرت سیدنا یحییٰ بن نجیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: قوم بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا وہ اللہ ﷻ کی راہ میں ہزار مہینے ہتھیار بند رہا اور ہتھیار نہ کھولے۔ خاتم المرسلین حضور سیدنا رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اپنے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم سے ذکر فرمایا۔ انہوں نے اس بات کو سن کر تعجب کا اظہار کیا۔ پس اُسی وقت ربّ العزت نے سورۃ القدر نازل فرمائی جس میں فرمایا کہ: لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝" لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے"۔ کہتے ہیں اس کا نام شمعون عابد تھا اور اس کا تعلق قوم بنی اسرائیل سے تھا' بعض کہتے ہیں اس کا نام شمسون تھا۔ 2 اس سے معلوم ہوا تذکرۂ اولیاء اللہ سنّت رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ ہے۔ ربّ کائنات نے ولی کے ذکر کے موقع پر قرآن کریم نازل فرمایا۔ اولیاء اللہ کا ذکر اللہ ربّ العالمین جل شانہ اور سرورِ کون و مکان حضور سیدنا رسول پاک ﷺ کا پسندیدہ ذکر ہے۔ اگر کوئی شخص اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ذکر پر ناخوشی کا اظہار کرے یا کسی قسم کے شرک و بدعت کا فتویٰ لگائے تو اس کی قابل رحم حالت پر ترس کھانا چاہئے کہ اس کی نہ تو قرآن مجید و حدیث شریف پر نظر ہے اور نہ ہی وہ فہم و فراست اور شرافت کی نعمت سے آراستہ ہے۔

ہر رمضان المبارک میں لیلۃ القدر:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی قبلتین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال عرض کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر ہر سال ماہ رمضان المبارک (کے آخری عشرہ) میں ہوتی ہے۔ 3 لیلۃ القدر کا رمضان پاک کے مہینے میں ہونے کا ثبوت قرآن مجید کی آیات مبارکہ میں واضح طور پر موجود ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ .... (البقرہ:۱۸۵)" اور دوسرے مقام پر قرآن مجید میں اس کے بارے میں فرمایا: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ (القدر:۱)" رمضان المبارک کا مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا"۔ ہم نے اس کو قدر کی رات نازل فرمایا" یعنی قرآن مجید' مقدس ماہ رمضان المبارک میں نازل ہوا اور لیلۃ القدر میں نازل ہوا۔ قرآن مجید کے نزول کا تعلق شب قدر اور ماہ رمضان المبارک سے ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے لیلۃ القدر رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے اور سرکار مدینہ ﷺ کے ارشاد مبارک میں یہ تعلیم ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

---

1 روح المعانی جلد 4 ص 566' تفسیر حقانی جلد 8 ص 203۔ 2 غنیۃ الطالبین جلد 2 ص 11-10' تفسیر قرطبی جلد 10 ج 20 ص 132' تفسیر محمدی بحوالہ تفسیر عزیزی ص 416' تفسیر مراۃ ص 60۔ 3 ابوداؤد جلد 1 ص 204۔

لیلۃ القدر کی تلاش:

حدیث پاک نمبر 1: اُمّ المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ "لیلۃ القدر کو ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو"۔ 4

حدیث پاک نمبر 2: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید الثقلین حضور سیدنا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہ کرام ﷡ کو شبِ قدر ماہ صیام کے آخری عشرہ میں خواب میں دکھائی گئی۔ سید الثقلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری خوابیں عظیم مبارک مہینے کے آخری عشرہ میں متفق ہوگئی ہیں۔ پس جو کوئی لیلۃ القدر کو تلاش کرے وہ ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرے۔" 5

قیام لیلۃ القدر:

حضرت سیدنا ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی الانبیاء حضور سیدنا نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ "جو کوئی (ماہِ عظیم) رمضان (المبارک) میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے روزے رکھے اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے شبِ قدر کو نماز میں کھڑا رہے اُس کے اگلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے"۔ 6

لیلۃ القدر کا وظیفہ:

اُمّ المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فرمایئے' اگر میں جان لوں کہ شبِ قدر کون سی شب ہے تو اُس (مبارک مقدس) رات میں کیا پڑھوں؟ تو (آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) فرمایا یہ کہو: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ 7 "اے میرے اللہ (جل جلالک!) تو معاف فرمانے والا ہے' معافی پسند فرماتا ہے مجھے بخشش عطا فرما"۔

آخری ہفتہ کی شب بیداری:

اُمّ المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ "محبوبِ کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب ماہِ رمضان المبارک آخری عشرہ میں داخل ہوتا تو آپ ﷺ رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور عبادت میں بہت کوشش فرماتے اور (اُمت کے نمونہ کے لئے) کمر ہمت باندھتے"۔ 8

لیلۃ القدر ستائیسویں شب میں:

حضرت زر بن حبیش ﷛ سے روایت ہے' (حضرت زر بن حبیش ﷛ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں آپ کی عمر ایک سو بیس' ایک سو تیس یا ایک سو پچاس سال ہوئی۔) فرماتے ہیں' میں نے

---

4 السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 308' درمنثور جلد 6 ص 373' شرح السنہ جلد 6 ص 382' بخاری شریف جلد 1 ص 270' ترمذی شریف جلد 1 ص 164' فتح الباری جلد 5 ص 164' عمدۃ القاری جلد 6 ج 11 ص 134' کنزالعمال جلد 4 ص 544' نیل الاوطار جلد 3 ص 371' تفسیر بغوی جلد 18 ص 357' معالم خازن جلد 7 ص 226' ابن کثیر جلد 4 ص 534۔
5 بخاری جلد 1 ص 270' مسلم جلد 1 ص 369' عمدۃ القاری ج 11 جلد 6 ص 131' فتح الباری جلد 5 ص 146' شرح معانی الآثار جلد 3 ص 91' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 308۔
6 تفسیر روح البیان جلد 10 ص 480' تفسیر قرطبی جلد 10 ج 20 ص 91 حدیث نمبر 135' عمدۃ القاری ج 11 جلد 6 ص 130' تفسیر عزیزی ص 431' تاریخ بغداد للخطیب جلد 6 ص 182' ابوداؤد جلد 1 ص 201' مصنف ابن ابی شیبہ جلد 3 ص 2' ترمذی جلد 1 ص 147' مشکوٰۃ ص 173' مسند احمد جلد 2 ص 241-244' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 304-306' نسائی جلد 1 ص 307' مشکل الآثار جلد 2 ص 121' مجمع الزوائد جلد 3 ص 144' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 9' فتح الباری جلد 1 ص 92' جلد 4 ص 115-255' التاریخ الکبیر للبخاری جلد 1 ص 382' شرح السنہ جلد 6 ص 217' درمنثور جلد 1 ص 180' حلیۃ الاولیاء جلد 6 ص 383۔
7 تفسیر مظہری جلد 10 ص 316' تفسیر روح البیان جلد 10 ص 481' تفسیر ابن کثیر جلد 4 ص 534-535' تفسیر محمدی منزل 7 ص 416' مدارک جلد 4 ص 362' قرطبی جلد 10 ج 20 ص 138' کتاب الاذکار ص 173' مسند احمد جلد 6 ص 208' الترغیب والترہیب جلد 4 ص 273' درمنثور جلد 6 ص 277۔
8 مسلم جلد 1 ص 372' سنن' تفسیر مظہری جلد 10 ص 312' تفسیر روح البیان جلد 10 ص 483۔

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے برادر محترم حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص سال بھر شب بیداری کرے وہ شب قدر پائے گا۔ وہ بولے اللہ (عزوجل) ان پر رحم فرمائے۔ انہوں نے چاہا یہ لوگ بھروسہ نہ کر لیں ورنہ وہ جانتے ہیں شب قدر (ماہِ عظیم) رمضان (المبارک) میں ہے اور اس کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں شب میں ہے۔ پھر آپ نے بغیر ان شاء اللہ کے قسم کھائی وہ رات ستائیسویں ہے۔ میں نے عرض کیا آپ کس دلیل سے یہ فرماتے ہیں اے ابوالمنذر! فرمایا: اس نشانی یا اس دلیل سے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی کہ اس دن سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے۔ 9

حضرت سیدنا عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ رات ستائیسویں ہے۔ حضرت سیدنا ابی بن کعب، ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ، حضرت سیدنا ابن عباس اور حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ختم المرسلین حضور سیدنا سرکار کائنات ﷺ نے فرمایا: یہ رات ستائیسویں ہے۔

حضرت سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شب قدر کے بارے میں روایت ہے کہ ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔ جن احادیث میں ستائیسویں شب کو "لیلۃ القدر" کہا گیا ان کے ساتھ حضرت امام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی محولہ بالا حدیث پاک بھی بیان فرمائی ہے اور حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اسی کو لیا ہے۔ اور حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد بھی ایک روایت میں یہی ہے۔ حضرت سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ رات ستائیسویں ہے۔ 10

نزول حضرت جبریل امین علیہ السلام:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اترتے ہیں اور ہر اس بندے کو دعا دیتے ہیں (اس پر درود پڑھتے ہیں) جو کھڑا، بیٹھا اللہ (عزوجل) کا ذکر کرتا ہے۔ 11

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام:

حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام آسمان سے نزول فرماتے ہیں اور ہر مسلمان سے سلام کرتے ہیں اور اس سے مصافحہ فرماتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ جب حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کسی سے سلام کرتے ہیں اور مصافحہ فرماتے ہیں تو انسان کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل نرم ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ 12

ملائکہ کا مصافحہ کرنا:

حضرت زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس رات کو اس لئے لیلۃ القدر کہتے ہیں کہ اس رات نیک بندوں کی اللہ تبارک وتعالیٰ اور عالم بالا کے لوگوں کے نزدیک نہایت قدر و منزلت ہوتی ہے ملائکہ اہل صفا سے مصافحہ بھی کرتے ہیں اور عام ایمانداروں کو بھی چھوتے ہیں۔ گو ان کو محسوس نہ ہو۔ جس کا اثر ان کے دل میں رقت اور گناہوں پر رونا اور دعا کرنا ہوتا ہے۔ ان کے اعمال حسنہ کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ 13

9۔ شرح معانی الآثار جلد 3 ص 363، صحیح ابن خزیمہ جلد 1 ص 328، تفسیر الصافی جلد 2 ص 837، تفسیر قرطبی جلد 10 ج 20 ص 135، تفسیر سراج منیر جلد 4 ص 560، صاوی علی الجلالین جلد 7 ص 227، ابوداؤد جلد 1 ص 202، مسلم جلد 1 ص 370، ترمذی جلد 1 ص 164، تفسیر ابن کثیر جلد 4 ص 466، (مسند عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) روح البیان جلد 10 ص 520، تفسیر روح البیان جلد 10 ص 485، تفسیر مظہری جلد 10 ص 314، قیام اللیل مروزی ص 186، فتح الباری جلد 4 ص 267۔ 10۔ تفسیر مظہری جلد 10 ص 313۔ 11۔ مشکوٰۃ ص 182، درمنثور جلد 6 ص 377، تفسیر القرآن المبین ص 657 (محمد جلد)۔ 12۔ غنیۃ الطالبین جلد 2 ص 15، تفسیر محمدی ص 417، تفسیر نبوی جلد 15 ص 388۔ 13۔ تفسیر حقانی جلد 8 ص 203-206۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں جب لیلۃ القدر آتی ہے اللہ ﷻ حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے ساکنوں کو اپنے ساتھ لے کر زمین پر چلے جاؤ اور وہ سات ہزار فرشتے علیہم السلام ہیں اُن کے پاس نور کے نیزے ہوتے ہیں۔ جب وہ زمین پر نزول فرماتے ہیں تو حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام اپنا جھنڈا زمین پر گاڑ دیتے ہیں اور فرشتے (علیہم السلام) چار مقامات پر اپنے نیزے گاڑ دیتے ہیں۔ (1) کعبۃ اللہ کے نزدیک، (2) نبی کریم ﷺ کے روضہ انور کے قریب، (3) مسجد اقصیٰ کے قریب، (4) مسجد طور سینا کے نزدیک۔

پھر حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام فرشتوں سے فرماتے ہیں بکھر جاؤ وہ سب بکھر جاتے ہیں۔ کوئی مکان کوئی حجرہ کوئی گھر کوئی کشتی جس میں مومن مرد، مومنہ عورت ہے ایسے باقی نہیں رہتی جہاں وہ فرشتے نہ پہنچ جائیں۔ مگر جس گھر میں کتا، سوّر، شراب خور، زانی یا تصویر ہو وہاں وہ نہیں جاتے وہ جگہ اُن فرشتوں سے خالی رہتی ہے۔ وہ تمام فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح، تقدیس و تکبیر میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ختم الانبیاء حضور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔

جب وقت فجر ہو جاتا ہے تو تمام کے تمام ملائکہ آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔ آسمان دُنیا کے ملائکہ اُن فرشتوں کا استقبال کرتے ہیں اور اُن سے پوچھتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو؟ اور پوچھتے ہیں کہ اللہ ربّ العزت نے اپنے بندوں اور اُن کی حاجات کے بارے میں کیا کارروائی فرمائی ہے؟ حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ارحم الراحمین نے اپنے صالح بندوں کو بخش دیا اور اُن کی شفاعت سے بدکاروں کو معاف فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ سن کر آسمان دُنیا کے فرشتے ربّ العالمین کی تسبیح و تقدیس اور حمد وثناء میں اپنی آوازیں بلند فرماتے ہیں اور اس اُمت کو جو بخشش اور رضامندی حاصل ہوئی ہے، کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ پھر آسمان دُنیا کے فرشتوں کے پاس چلے جاتے ہیں اور وہ اُن کا استقبال کرتے ہیں۔ اسی طرح ساتوں آسمانوں پر اُن کا استقبال ہوتا ہے اور شکر نعمت خداوندی عطا کیا جاتا ہے۔

بعد ازیں سید الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ تم سب اپنے اپنے مقامات پر چلے جاؤ چنانچہ وہ سب اپنی اپنی جگہوں پر چلے جاتے ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ کے فرشتے بھی اپنے مقام پر واپس چلے جاتے ہیں۔ ساکنانِ سدرۃ المنتہیٰ اُن سے پوچھتے ہیں تم کہاں تھے؟ وہ مثل پہلے آسمان والوں کے جواب دیتے ہیں تو سدرۃ المنتہیٰ کے فرشتے بھی اپنی آواز اللہ ﷻ کی تسبیح و تقدیس میں خوشی سے بلند فرماتے ہیں اور اُن کی آوازیں جنت الماویٰ کے فرشتے سن لیتے ہیں۔ پھر جنت نعیم پھر جنت عدن پھر جنت فردوس اور پھر عرش رحمان عزّ وجل سنتا ہے۔ پس عرش رحمان جل وعلا اپنی آواز ربّ العالمین کی تسبیح تقدیس اور حمد وثنا میں بلند کرتا ہے اور شفیع المذنبین حضور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت پر عطا کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم باوجود اس کے کہ خوب جانتا ہے، عرش عظیم سے فرماتا ہے! اے میرے عرش تو نے اپنی آواز کیوں بلند کی؟ وہ عرض کرتا ہے کہ مولیٰ کریم (ﷻ) مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے اُمت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے صالحین کو بخش دیا ہے اور اُن کی شفاعت کو گنہگاروں کے حق میں قبول فرمایا ہے۔ اللہ ربّ العزت ارشاد مبارک فرماتا ہے! اے میرے عرش تو نے سچ کہا ہے اُمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے میرے پاس خلعت اور انعام واکرام سے اس قدر چیزیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ اُن کا خیال کسی انسان کے دل میں گزرا۔ 14

14 تفسیر قرطبی جلد10 ج20 ص137 ' تفسیر سراج منیر جلد4 ص568 ' غنیۃ الطالبین جلد2 ص14 ' صاوی علی الجلالین جلد4 ص321 ' مجمع البیان جلد10 ص520 ' تفسیر بغوی جلد15 ص358 ' روح المعانی جلد15 ص324 ' تفسیر روح البیان جلد10 ص484۔

مہمانانِ رسول ﷺ کی خدمت کیجئے اور دعائیں لیجئے

دینِ متین کا طالب علم مہمانِ رسول ﷺ اور مجاہد فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔ جامعہ یوسفیہ شعبہ طلباء وطالبات میں تقریباً500 طلباء وطالبات مہمانانِ رسول ﷺ زیرِ تعلیم ہیں۔

فی طالبہ اور طالب علم کا ماہانہ خرچہ تقریباً2000 روپے ہے۔ آپ اپنی محبت سے جتنے مہمانانِ رسول ﷺ کا ماہانہ خرچہ اپنے ذمہ لینا چاہیں گے یہ آپ کی محبت، صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔

مزید معلومات کے لئے ہمارے نمائندے کے نمبر پر رابطہ فرمائیں: 042-36880027-28, 0321-4649886

والسلام

خیر اندیش!
خادم دینِ اسلام منیر احمد یوسفی حفی عنہ
(بانی وسرپرست اعلیٰ)
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب
انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

دعا گو!
شیخ عقیل احمد یوسفی عفی عنہ
صدر
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب
شیخ فہد احمد یوسفی عفی عنہ
صدر
انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک
B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
0313-7860920,
042-36880027-28

الداعی الی الخیر: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

نگینہ ٹریڈرز

میاں محمد خالد رفیق یوسفی
0333-4641442

میاں محمد طاہر رفیق
0333-4201749

شاکرٹ

کنٹریکٹرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز آئلٹ، بکل، ٹرم، گارمنٹس اسیسریز، گرومیٹس وغیرہ سپیشلسٹ اور نیو ڈیولپمنٹ کی جاتی ہے

2 چیمبر لین روڈ لاہور فون: 37630698

صدقہ فطر

دارالافتاء (جامعہ یوسفیہ برائے طلباء و طالبات)

اصطلاحِ شرع میں رمضان المبارک کا صدقہ جو عید کے دن مالدار پر واجب ہوتا ہے اُسے فطرہ کہتے ہیں۔ احناف کے نزدیک فطرہ واجب ہے۔ لغوی معنوں میں فطر و افطار سے ہے جو کہ ماہِ رمضان المبارک گذر جانے اور عید کا دن افطار کرنے پر واجب ہوتا ہے اس لئے اسے فطرہ کہتے ہیں صدقہ فطر کی ادائیگی کے لئے مال مسلمان فقیر کو دے کر مالک کر دینا شرط ہے۔

(1) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ زَکَاۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَ بِھَا اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ 1 "سرکارِ کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: صدقہ فطر ایک صاع چھوہارے یا ایک صاع جَو ہے۔ ہر غلام آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان پر مقرر ہے اور حکم فرمایا کہ لوگوں کے نمازِ عید کے لئے عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے"۔

(2) حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کُنَّا نُخْرِجُ زَکَاۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیْبٍ 2 "ہم صدقہ فطر ایک صاع غلّہ یا ایک صاع جَو یا ایک صاع چھوہارے یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش یا منقّٰی نکالتے تھے"۔

(3) حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: قَالَ فِیْ آخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَۃَ صَوْمِکُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ھٰذِہِ الصَّدَقَۃَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی، صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ 3 "آپ ﷺ ہی نے رمضان المبارک کے آخر میں فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو (فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھٰذِہِ الصَّدَقَۃَ) یہ صدقہ ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے لازم فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجور یا جَو، آدھا صاع گندم یہ ہر آزاد یا غلام مرد یا عورت، چھوٹے یا بڑے پر فرض ہے"۔

(4) حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زَکَاۃَ الْفِطْرِ طُھْرَۃً لِلصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَۃً لِّلْمَسَاکِیْنِ سید المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے روزوں کی حالت میں بے ہودگی اور فحش (حرکات و کلام) سے پاک کرنے اور مسکینوں کو کھانا دینے کے لئے صدقہ فطر لازم قرار دیا ہے۔ فَمَنْ اَدَّاھَا قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَھِیَ زَکَاۃٌ مَّقْبُوْلَۃٌ وَمَنْ اَدَّاھَا بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَھِیَ صَدَقَۃٌ مِّنَ الصَّدَقَاتِ 4 "جو کوئی نماز سے قبل ادا کرے گا تو یہ اس کے لئے مقبول زکوٰۃ کی طرح ہے اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو اس کے لئے صدقات میں سے یہ بھی ایک صدقہ ہوگا"۔

(5) حضرت سیدنا عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والدِ گرامی سے اور وہ اپنے دادا محترم سے بیان کرتے ہیں: اِنَّ النَّبِیَّ

---

1 بخاری جلد 1 ص 204، مسلم جلد 1 ص 316، مشکوٰۃ ص 160، نسائی جلد 1 ص 346، ابن ماجہ ص 132، ترمذی جلد 1 ص 146، فتح الباری جلد 3 ص 469، عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 168، تیسیر الباری جلد 2 ص 426، تفہیم البخاری جلد 2 ص 551، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 126، مختصر ابوداؤد جلد 1 ص 234۔ 2 بخاری جلد 1 ص 204، مسلم جلد 1 ص 316، مشکوٰۃ ص 160، فتح الباری جلد 3 ص 474، عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 112، تیسیر الباری جلد 2 ص 428، تفہیم البخاری جلد 2 ص 553، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 164، ابوداؤد جلد 1 ص 335، نسائی جلد 1 ص 346، ترمذی جلد 1 ص 145۔ 3 ابوداؤد جلد 1 ص 234، مشکوٰۃ ص 160۔ 4 ابوداؤد جلد 1 ص 234، مشکوٰۃ ص 160، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 263، دارقطنی جلد 2 ص 138، ابن ماجہ ص 132۔

ﷺ بَعَثَ مُنَادِیًا فِی فِجَاجِ مَکَّۃَ اَلَا اِنَّ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ وَ سِوَاہُ اَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ "ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے مکہ پاک کی گلیوں میں منادی بھیجا کہ خبردار ہو کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے گندم وغیرہ سے دو مد یا اس کے سوا غلہ کا ایک صاع۔ 5

(6) حضرت سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوصُعَیر سے وہ اپنے والد گرامی سے حدیث پاک بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ کُلِّ اِثْنَیْنِ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی اَمَّا غَنِیُّکُمْ فَیُزَکِّیْہِ اللّٰہُ وَ اَمَّا فَقِیْرُکُمْ فَیَرُدُّ عَلَیْہِ اَکْثَرَ مِمَّا اَعْطَاہُ 6 "سرور کونین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک صاع گندم دو شخصوں کی طرف سے ہے۔ چھوٹے بڑے آزاد یا غلام مرد یا عورت کی طرف سے تم میں سے تمہارے غنی کو اللہ (ﷻ) پاک فرما دے گا۔ لیکن تمہارا فقیر، اسے اللہ رب العزت تمہارے دیئے سے زیادہ دے گا"۔

(7) حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کُنَّا نُخْرِجُ اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ حَتّٰی قَدِمَ مُعَاوِیَۃُ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَکَلَّمَ النَّاسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَکَانَ فِیْمَا کَلَّمَ بِہِ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّیْ اَرٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِکَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُہٗ اَبَدًا مَا عِشْتُ 7 (سید الثقلین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف رکھتے تھے تو ہم صدقۂ فطر چھوٹے بڑے کا ایک صاع اناج کا یا پنیر کا، کھجور کا یا انگور کا نکالتے تھے پھر اس طرح ہم صدقۂ فطر نکالتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کو آئے انہوں نے منبر پر چڑھ کر لوگوں سے بیان کیا اور اس میں یہ بھی تھا کہ میری رائے میں وہ جو دو مد گیہوں شام سے آتے ہیں ایک صاع کھجور کے برابر ہیں پھر لوگوں نے یہی اختیار کر لیا لیکن حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تو ایک ہی صاع دیتا رہا۔

(8) حضرت خواجہ حسن البصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ عَلٰی مِنْبَرِ الْبَصْرَۃِ فَقَالَ اَخْرِجُوْا صَدَقَۃَ صَوْمِکُمْ فَکَاَنَّ النَّاسَ لَمْ یَعْلَمُوْا فَقَالَ مَنْ ھٰہُنَا مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ قُوْمُوْا اِلٰی اِخْوَانِکُمْ فَعَلِّمُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھٰذِہِ الصَّدَقَۃَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ 8 جب حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بصرہ کے امیر تھے تو انہوں نے رمضان المبارک کے مہینے کے آخر میں فرمایا کہ اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھنا شروع کیا انہوں نے کہا یہاں مدینہ شریف کے رہنے والوں میں سے کون کون ہیں؟ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھاؤ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ روزہ زکوٰۃ صدقۂ فطر ہے جسے سید الکونین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ہر مرد اور عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع جَو، ایک صاع کھجور، آدھا صاع گیہوں سے مقرر فرمایا ہے۔ پھر وہ لوگ اٹھے"۔

5 ترمذی جلد 1 ص 146، مشکوٰۃ ص 160۔ 6 ابوداؤد جلد 1 ص 238، مشکوٰۃ ص 160، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 123، ابوداؤد جلد 1 ص 235۔ 7 ابوداؤد جلد 1 ص 235۔ 8 نسائی جلد 1 ص 347، ابوداؤد جلد 1 ص 236۔

(9) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى أَنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ 9 "(خاتم الانبیاء حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے صدقہ رمضان ہر مرد عورت اور ہر آزاد و غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا ہے اور لوگوں نے اُس کے مساوی گندم کو آدھا مقرر کیا۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صدقہ فطر کھجور دیا کرتے تھے۔ مدینہ (منورہ) کے لوگ جب کھجوروں کے محتاج ہوئے تو انہوں نے جو فطر دیا' حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر چھوٹے بڑے کی طرف سے یہ صدقہ فطر دیتے تھے حتیٰ کہ میرے (یعنی حضرت نافع علیہ الرحمہ جنہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی ہے اُن کے) بیٹوں کی طرف سے فطرانہ دیتے تھے اور وہ یہ اُن لوگوں کو دیتے تھے جو اس کو قبول کرتے تھے اور لوگ عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے یہ صدقہ دے دیتے"۔

(10) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کھجور اور جو ایک صاع ہے۔ حضرت ابو عمر علیہ الرحمہ نے کہا علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کھجور اور جو ہر ایک میں سے ایک پورا صاع صدقہ فطر ہے اور وہ چار مُدّ ہے۔

احناف کے نزدیک دو مُدّ یعنی نصف صاع ہے (عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 109) حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث پاک نمبر 2 مروی ہے اس میں صاعا من طعام کا ذکر کیا گیا ہے یہاں طعام (غلہ) سے مراد جو ہیں نہ کہ گندم کیونکہ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ 10 "ہم (سرکار کائنات حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ (حیات) میں فطر کے دن ایک صاع طعام فطرہ دیتے تھے اور ہمارا طعام جو، زبیب، پنیر اور کھجور تھا۔

(11) حضرت ابو داؤد علیہ الرحمہ نے حضرت ابو ثعلبہ ابن ابی صعیر علیہ الرحمہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ایک صاع گندم دو آدمیوں کی طرف سے ہے۔ (حدیث نمبر 7) فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ أُرَى مُدًّا مِنْ هَذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ 11 جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت آیا اور گندم آنے لگی تو انہوں نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اس کا مُدّ اُس کے دو مُدّ کے برابر ہے۔ لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جم غفیر نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی۔ 12 اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو داؤد کی اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ یعنی لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا یہ عموم اجماع پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ گندم کا ایک صاع نہ دیتے تھے بلکہ مذکورہ بالا طعام یعنی جو، کھجور، پنیر اور منقی یا انگور دیتے تھے۔ لہٰذا یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کے خلاف ہے۔

صاع:

صاع عرب شریف کا مشہور پیمانہ ہے جس سے دانے ماپ

9 بخاری جلد 1 ص 205' فتح الباری جلد 3 ص 479' عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 120' تیسیر الباری جلد 2 ص 431-430' تفہیم البخاری جلد 2 ص 557۔ 10 بخاری جلد 1 ص 204' عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 118' فتح الباری شرح بخاری جلد 3 ص 478۔ 11 بخاری جلد 1 ص 204' عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 117' فتح الباری جلد 3 ص 475۔ 12 عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 116۔

کر فروخت ہوتے تھے۔ عراق، حجاز مقدس اور یمن وغیرہ کے صاع مختلف تھے۔ فطرانہ میں حجازی صاع جو خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ حیات میں مروج تھا معتبر ہے جو چار سیر ڈیڑھ پاؤ ایک تولہ کے برابر ہے۔ لہٰذا اگر فطرانہ میں جَو دے تو ایک شخص کی طرف سے اتنے دے اور اگر گیہوں سے دے تو آدھا صاع جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباسؓ، حضرت سیدنا عمرو بن شعیب اور حضرت سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں بیان ہے۔ ایک صاع 4 مُد کے برابر ہے اور دو مُد آدھا صاع کے برابر ہے اور آدھا صاع 2 سیر تین چھٹانک چھ ماشے کے برابر تقریباً سوا دو سیر۔ (3 کلو)

__حکمت:__

صدقۂ فطر واجب کرنے کی دو حکمتیں ہیں۔ ایک یہ کہ روزہ دار کے روزوں کی کوتاہیوں کی معافی ہو جائے کیونکہ اکثر روزوں میں غصہ بڑھ جاتا ہے تو اکثر روزے دار بلا وجہ لڑ پڑتے ہیں، کبھی جھوٹ، غیبت وغیرہ بھی ہو جاتی ہے۔ رب کریم اس فطرانہ کی برکت سے وہ کوتاہیاں معاف فرما دے گا کیونکہ نیکیوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں دوسرا یہ کہ مسکینوں کی روزی کا انتظام ہو جائے بچوں پر اگرچہ روزہ فرض نہیں مگر فطرانہ غریبوں کی مدد کا سبب ہوتا ہے اس لئے یہ بات قابلِ اعتراض نہیں۔

__مسئلہ:__ فطرہ میں اصل گندم و جَو اور جوار ہیں اگر ان کے سوا کسی اور غلہ یا دوسری چیز سے فطرہ دیا گیا تو ان مذکورہ دانوں کی قیمت کا لحاظ ہوگا۔ لہٰذا چاول باجرہ آدھا صاع گیہوں کی قیمت کے دینے ہوں گے۔

__مسئلہ:__ چھوٹے بڑے آزاد و غلام سب کا فطرہ یکساں ہے یعنی آدھا صاع گندم۔

__مسئلہ:__ صدقۂ فطر تونگری سے واجب ہوتا ہے

__مسئلہ:__ غریب پر صدقۂ فطر واجب نہیں۔

__مسئلہ:__ صدقۂ فطر کے وجوب پر علماء کا اتفاق اور اجماع ہے۔ 13

اس کا مرتبہ سنت و فرض کے درمیان ہے۔

حضرت دیلمی و خطیب و ابن عساکر رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک کہ صدقۂ فطر ادا نہ کیا جائے کیونکہ عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ نہ ادا کرنے سے ساقط نہ ہوگا اور نہ اب ادا کرنا قضاء ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون قبل نماز عید ادا کر دینا ہے۔ 14

__مسئلہ:__ عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔

__مسئلہ:__ صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں۔

__مسئلہ:__ باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ واجب ہے۔

__مسئلہ:__ جو بچہ امیر کے ہاں عید کے دن صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کا بھی صدقۂ فطر ہے۔

__مسئلہ:__ صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اس کا آٹا دیا تو نصف صاع۔ 15

__مسئلہ:__ ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے اور اگر چند مساکین کو دے دیا تب بھی جائز ہے۔ یونہی ایک مسکین کو چند شخصوں کا فطرہ بھی بلا خلاف جائز ہے۔

__مسئلہ:__ صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جنہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے انہیں فطرہ بھی نہیں دے سکتے۔

صدقۂ فطر 100 روپے فی کس

فطرانہ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کو جمع کروائیں۔ 0313-3333777

13 عمدۃ القاری جلد 5 ص 975 ص 108۔ 14 درمختار وغیرہ، بہار شریعت حصہ پنجم۔ 15 درمختار، عالمگیری، بہار شریعت حصہ پنجم۔

I LOVE DEEN-A-ISLAM

خادم دین اسلام
شیخ
مُنیر احمد یوسفی (مدظلہ)
الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

nagina.tv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے

info@seedharastah.com
+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

www.nagina.tv
nagina.tv
YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی وتربیتی اجتماع صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔

(۲) ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع ہر جمعرات بعد از نماز مغرب تا عشاء (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآن مجید۔

(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ www.nagina.tv nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو، آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541 پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو، آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دعاؤں کے طالب: نگینہ میڈیا سیل 0313-3333777,0333-8380611

اعتکاف اور مسائل اعتکاف

از قلم: خادم دین اسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ... (البقرۃ:187) "اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجد میں اعتکاف میں ہو"۔

عاکفون عکف سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ٹھہرنا، پکڑنا، قائم رہنا یا کسی جگہ بند ہونا۔ شریعت مطہرہ میں دنیوی تعلقات اور مصروفیات اور بیوی بچوں سے الگ ہو کر مسجد میں (بہ نیت عبادت) قیام کرنے یا ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اعتکاف قدیم عبادت ہے۔

حکمت اعتکاف:

حکمت اعتکاف یہ ہے کہ دنیوی مصروفیات اور نفسانی خواہشات سے بے تعلق ہو کر ایک کلمہ گو اپنا ذہن و فکر و عمل کی ساری قوتوں کو اللہ (ﷻ) کی یاد میں اور عبادت میں لگا دے۔ اس عمل سے تزکیۂ نفس کی خاطر لغو باتوں اور برائیوں سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔ شب و روز کے مجاہدے عبادت اور ذکر و درود کی کثرت سے سکون قلب اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے۔ اس چند روزہ تربیتی کورس سے عبادت میں خشوع و خضوع اور قرب حاصل ہوتا ہے۔ چند دن کا مجاہدہ دل پر گہرے اثرات چھوڑتا ہے۔ اعتکاف بندۂ مومن کو یہ احساس دلاتا ہے کہ دنیا کی طرح طرح کی رنگینیوں اور دل کشیوں کے باوجود رب ذوالجلال والاکرام سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہونا چاہئے اور اتباع مصطفیٰ ﷺ اور عشق رسول ﷺ خلاصۂ زندگی ہونا چاہئے۔

آخری عشرہ میں اعتکاف:

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: (پیارے) نبی (کریم رؤف و رحیم) ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔[1]

دو حج اور دو عمرے کا ثواب:

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ پیارے محبوب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس نے رمضان المبارک میں آخری دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (بہار شریعت حصہ پنجم اعتکاف کا بیان)

اعتکاف کی سنت:

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں:

اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ[2]

"معتکف کے لئے سنت مبارکہ یہ ہے کہ نہ تو بیمار کی مزاج پرسی کرے نہ جنازے کے لئے جائے نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ مباشرت کرے اور نہ ہی کسی کام کے لئے مسجد سے باہر نکلے مگر حاجات ضروریہ کے لئے۔ اعتکاف (مسنون) بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور جامع مسجد (یعنی جماعت والی مسجد) میں اعتکاف کرے"۔

آخری عشرہ میں شب بیداری:

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب (ماہِ) رمضان (المبارک) کا آخری عشرہ داخل ہوتا۔ آپ ﷺ رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے اور عبادت میں

1۔ ابوداؤد جلد 1 ص 341، بخاری جلد 1 ص 271، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، مسلم جلد 1 ص 371، ترمذی ص 184، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 315-314، فتح الباری جلد 4 ص 271، سنن دارمی جلد 2 ص 27، شرح السنہ جلد 6 ص 391۔ 2۔ ابوداؤد جلد 1 ص 432، مشکوٰۃ ص 183، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 321-320-315۔

بہت کوشش فرماتے اور (اُمت کے نمونہ کے لئے) کمر ہمت باندھتے۔ [3]

مسئلہ: معتکف فجر کی نماز کے بعد اپنے اعتکاف کی جگہ کا انتظام کرے۔

مسئلہ: معتکف کو بیسویں روزے کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہو جانا چاہئے۔ غروب آفتاب کے ایک لمحہ بعد بھی داخل ہوگا تو اعتکاف نہ ہوگا۔

مسجد سے نکلنے کے عذر:

معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں:

(1) حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ کر سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل۔ مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ اگر مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں غسل کا پانی لے سکے اس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے اور اگر صحن وغیرہ ہو کہ اُس میں وضو اس طرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے تو وضو کے لئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ یونہی اگر مسجد میں وضو و غسل کے لئے جگہ بنی ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں۔

(2) حاجت شرعی مثلاً جمعہ کے لئے جانا یا اذان کہنے کے لئے مینارہ پر جانا۔ جب کہ مینار پر جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر مینار کا راستہ اندر سے ہو تو غیر مؤذن بھی مینار پر جا سکتا ہے۔ مؤذن کی تخصیص نہیں۔ (بہار شریعت)

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف فی کتاب الصوم میں باب الاعتکاف میں شیخ المشائخ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ غسل کے لئے مسجد سے نکلنے کے جواز میں میں نے کوئی روایت نہیں دیکھی۔ صاحب مرقاۃ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مسجد میں مستعمل پانی بالکل نہ گرے تو وہاں ہی غسل کرے۔ غسل خانہ میں نہ جائے۔

مسئلہ: قضائے حاجت کو گیا تو طہارت کے بعد فوراً چلا آئے۔ ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر مسجد کے قریب قضائے حاجت کے لئے کوئی جگہ نہیں تو اپنے گھر قضائے حاجت کے لئے جا سکتا ہے۔

مسئلہ: پاخانہ یا پیشاب کے لئے گیا تھا قرض خواہ نے روک لیا اعتکاف فاسد ہو گیا۔

مسئلہ: کوئی دینی بھائی اُس مسجد میں اعتکاف بیٹھا جہاں جمعۃ المبارک کی نماز نہیں ہوتی تو جمعۃ المبارک اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو آفتاب ڈھلنے کے بعد اُس وقت جائے کہ اذان ثانی سے پیشتر سنتیں پڑھ سکے اور اگر دور ہو تو آفتاب ڈھلنے سے پہلے بھی جا سکتا ہے مگر اس اندازے سے جائے کہ اذان ثانی کے پہلے سنتیں پڑھ سکے زیادہ پہلے نہ جائے اور یہ بات اُس کی رائے پر ہے جب اُس کی سمجھ میں آ جائے کہ پہنچنے کے بعد صرف سنتوں کا وقت رہے گا، چلا جائے اور فرض جمعہ کے بعد چار یا چھ رکعتیں سنت کی پڑھ کر چلا آئے۔

اور اگر پچھلی سنتوں کے بعد واپس نہ آیا وہیں جامع مسجد میں ٹھہرا رہا۔ اگرچہ ایک دن رات تک وہیں رہ گیا یا اپنا اعتکاف وہیں پورا کیا تو وہ اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ مگر یہ مکروہ ہے۔ اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جمعۃ المبارک ہوتا ہو تو دوسری مسجد میں جمعہ شریف پڑھنے کے لئے نہیں نکل سکتا۔

مسئلہ: اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جماعت نہیں ہوتی تو جماعت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ درمختار)

مسئلہ: اگر وہ مسجد (جس میں معتکف تھا) گر گئی یا کسی نے مجبور کر کے وہاں سے نکال دیا اور فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

3 مسلم جلد 1 ص 372 و دیگر سنن۔

مسئلہ: اگر ڈوبنے یا جلنے والے کو بچانے کے لئے مسجد سے باہر گیا یا گواہی دینے کے لئے گیا یا جہاد میں سب لوگوں کا بلاوا ہوا اور یہ بھی نکلا یا مریض کی عیادت یا نماز جنازہ کے لئے گیا اگرچہ کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو تو ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، عالمگیری)

ڈوبتے اور جلتے ہوئے کو بچانے کے لئے اعتکاف کو قربان کرنے میں حرج نہیں۔ جتنے دن اعتکاف میں رہا وہ اور آخر تک جتنے دن بیٹھے گا اس کو نفلی ثواب ضرور ملے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: معتکف مسجد ہی میں کھائے، پیئے، سوئے۔ ان امور کے لئے مسجد سے باہر جائے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ (درمختار، بہار شریعت) مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: معتکف نیند میں چلتے چلتے مسجد سے باہر نکل گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: سحری یا افطاری کا انتظام نہ ہونے کی صورت میں معتکف گھر سے سحری یا افطاری کے لئے کھانا لا سکتا ہے، البتہ گھر میں کھا نہیں سکتا۔ کھانا اپنے اعتکاف کے مقام پر آ کر کھائے۔

مسئلہ: معتکف کے سوا اور کسی کو مسجد میں کھانے پینے کی اجازت نہیں اور اگر یہ کام کرنا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذکر الٰہی کرے پھر یہ کام کر سکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف اگر بہ نیت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر چپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بری بات سے چپ رہا تو یہ مکروہ نہیں۔ بلکہ یہ تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات معتکف کو مکروہ ہے۔ ضروری بات معتکف کو جائز ہے جبکہ بوقت ضرورت ہو اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام بھی نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (درمختار، بہار شریعت)

مسئلہ: کسی دن یا کسی مہینے کے اعتکاف کی منت مانی ہو تو اس سے پیشتر بھی اس منت کو پورا کر سکتا ہے۔ یعنی جب کہ معلق نہ ہو اور مسجد حرام شریف میں اعتکاف کرنے کی نیت مانی ہو تو دوسری مسجد میں بھی کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: نفلی اعتکاف چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں تک ختم ہو گیا اور مسنون اعتکاف کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کے لئے بیٹھا تھا اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: اعتکاف کی قضا صرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ اگر عذر کی وجہ سے توڑا مثلاً اگر بیمار ہو گیا یا بلا اختیار چھوڑا، جنون اور بے ہوشی طویل طاری ہو گئی، ان میں بھی قضا واجب ہے اور اگر ان میں بعض فوت ہو تو کل کی قضا کی حاجت نہیں بلکہ بعض کی قضا کر دے اور کل فوت ہو تو کل کی قضا کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: معتکف نکاح کر سکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف اذان دے سکتا ہے۔ مسجد کی صفیں بچھا سکتا ہے۔ مسجد کی صفائی کر سکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف سونے کے لئے موٹی دری کمبل وغیرہ بچھائے تاکہ احتلام ہونے کی صورت میں مسجد کی صف خراب نہ ہو۔

مسئلہ: معتکف صرف منجن یا ٹوتھ پیسٹ کے لئے وضو خانے نہیں جا سکتا، اگر جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ نیز وضو پر وضو کرنے بھی نہیں جا سکتا۔ البتہ وضو ٹوٹنے پر وضو کرنے جا سکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کے لئے وضو خانے نہیں جا سکتا۔ البتہ مسجد میں برتن کا انتظام کر لے اور مسجد کا احترام ملحوظ رکھے۔

مسئلہ: والد/ والدہ کے انتقال کر جانے پر معتکف نماز جنازہ کے لئے مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔ بیمار ہونے کی صورت میں دوائی کے لئے مجبور ہو تو باہر جا سکتا ہے۔ البتہ ڈاکٹر کا انتظام

ہونے کی صورت میں نہیں جا سکتا۔

اعتکاف کرنے والی بہنوں کے لئے چند خاص مسائل:

(1) عورت نے اعتکاف کی منت مانی تو شوہر منت پوری کرنے سے روک سکتا ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

(2) شوہر نے بیوی کو اعتکاف کی اجازت دے دی۔ اب اگر روکنا چاہے تو نہیں روک سکتا۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

(3) قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء گئی تو طہارت کے بعد فوراً اعتکاف کی جگہ پر چلی جائے۔ وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ بغیر عذر کے اعتکاف واجب و مسنون میں مسجد بیت سے نہیں نکل سکتی۔ اگرچہ گھر ہی میں رہی تو اعتکاف جاتا رہا۔ (عالمگیر، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

(4) اعتکاف کی قضاء کرے اگر حیض یا نفاس آیا۔ اگر بعض دن کا اعتکاف فوت ہو تو بعض کی قضاء کرے۔ اگر کل فوت ہو تو کل کی قضاء کرے۔

(5) عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے بلکہ وہ گھر میں ہی اعتکاف کرے مگر اس جگہ کرے جو اس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر رکھی ہے جسے مسجد بیت کہتے ہیں اور عورت کے لئے مستحب ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ مقرر کر لے اور چاہئے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کو چبوترا وغیرہ کی طرح بلند کرے بلکہ مرد کو بھی چاہئے کہ نوافل کے لئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کر لے کہ نوافل کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

(6) اگر عورت نے نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی تو گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی۔ البتہ اگر اس وقت یعنی جب اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کے لئے خاص کر لیا تو اس جگہ اعتکاف کر سکتی ہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں سالانہ
تعلیمی و تربیتی روحانی
اعتکاف
بمقام
جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
بلاک C-1 گجر پورہ سکیم لاہور
پُرنور اور بابرکت ساعتوں کو سمیٹنے کے لئے
خصوصی دروس، تعلیمی و تربیتی حلقوں کا انعقاد، محافلِ اذکار کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔
زیرِ نگرانی
حضرت علامہ مولانا
منیر احمد یوسفی
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور
نوٹ: سحر و افطار کا انتظام انتظامیہ کی طرف سے کیا جائے گا۔
خواہش مند حضرات اپنے شناختی کارڈ کی کاپی دفتر میں جمع کروا دیں۔
042-36880027-28
0322-4730747
042-37330060
انجمن اشاعتِ دینِ اسلام
877-A بلاک E-II
گجر پورہ سکیم لاہور

نفلی روزے

ترتیب: محمد عثمان علی یوسفی

نفلی روزے:

نفل وہ عبادت ہے جس کا شریعت نے بندے کو مکلف نہ کیا ہو بلکہ بندہ اپنی خوشی سے کرے۔ نفل کو تطوع بھی کہتے ہیں۔ تطوع طوع یا طاعۃ سے بنا ہے بمعنی فرمانبرداری۔ اصطلاح شرع میں نفلی عبادت کو تطوع کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ ہر نفلی عبادت پر بولا جاتا ہے۔

فرائض، واجبات اور سنن کے بعد نفل کا درجہ ہے۔ جب بندۂ مومن فرائض عبادت بجا لاتا ہے اور پھر نفل پڑھتا ہے تو ربِ ذوالجلال والاکرام کو ایسا بندہ بہت پیارا لگتا ہے۔

نفل ذریعہ قربِ الٰہی:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سید المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے" جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس کو خبر کئے دیتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اُن میں کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض فرمائی ہے۔ (یعنی فرائض مجھے بہت پسند ہیں نماز پنجگانہ، رمضان المبارک کے روزے، زکوٰۃ اور حج) وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ "اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادات کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے" کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر تو یہ حال ہوتا ہے کہ میں ہی اُس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اُس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اُس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ وہ اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اُس کو دیتا ہوں، وہ اگر کسی (دشمن یا شیطان) سے میری پناہ چاہتا ہے تو اُس کو محفوظ رکھتا ہوں اور مجھ کو کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد (پس و پیش) نہیں ہوتا جتنا اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے وہ موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی) بُرا سمجھتا ہے اور مجھے بھی اُس کو تکلیف دینا بُرا لگتا ہے"۔ 1

نفل فرضوں کی جگہ شمار ہوں گے:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے شفیع المذنبین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ سے سنا: اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِکَ 2

"قیامت کے دن بندے کے جس عمل کا سب سے پہلے حساب ہوگا وہ اُس کی نماز ہے اگر نماز ٹھیک ہوگئی تو بندہ کامیاب ہوگیا اور نجات پاگیا اور اگر نماز بگڑ گئی تو محروم رہ گیا اور نقصان پاگیا۔ اگر بندے کے فرضوں میں کمی ہوگی تو رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں؟ اُن سے فرض کی کمی پوری کر دی جائے گی پھر بقیہ اعمال اسی طرح ہوں گے"۔

یہاں کمی سے مراد ادا میں کمی نہیں بلکہ طریقۂ ادا میں کمی مراد ہے یعنی اگر کسی نے فرائض ناقص طریقے سے ادا کئے ہوں گے تو وہ کمی نوافل سے پوری کر دی جائے گی یہ مطلب نہیں کہ وہ بندہ فرض نماز نہ پڑھے صرف نفل پڑھتا رہے اور وہاں نفل فرض بن جائیں۔ اگر کوئی شخص فرض نہ پڑھے اور نفل پڑھتا رہے تو اُس کے نفل مقبول نہیں ہوں گے۔

1 بخاری جلد 2 ص 963، شرح السنۃ جلد 5 ص 19، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 3 ص 364، جلد 10 ص 219، تفسیر قرطبی جلد 3 ص 623، ص 189، تلخیص الحبیر جلد 3 ص 117، مشکوٰۃ ص 197، فتح الباری جلد 11 ص 340، مرقاۃ جلد 5 ص 142۔ 2 ابن ماجہ حدیث نمبر 1426، مسند احمد جلد 4 ص 103، مشکوٰۃ ص 117، مجمع الزوائد جلد 1 ص 291۔

ایک سائل کا اسلام کے بارے میں سوال اور تطوع:

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ اس شخص کا تعلق نجد کے علاقہ سے تھا۔ اس کے سر کے بال پریشان تھے۔ اس کی گنگناہٹ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ مگر اس کا کلام سمجھا نہ جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ قریب آیا تو معلوم ہوا کہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اسلام کے بارے میں سائل کو درج ذیل تفصیل ارشاد فرمائی: (1) خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ (2) صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ اور (3) ذُكِرَ لَهُ الزَّكٰوةُ "(1) ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، (2) ماہِ رمضان المبارک کے روزے اور (3) (سال میں ایک مرتبہ) زکوٰۃ"۔ جب آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں تو سائل نے عرض کیا: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ "کیا ان نماز پنجگانہ کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟" تو امام الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ "نہیں مگر جو تو تطوع کرے"۔

جب آپ ﷺ نے فرمایا، رمضان المبارک کے مقدس مہینہ کے روزے فرض ہیں تو سائل نے عرض کیا: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ "کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی روزے فرض ہیں؟" تو حبیب کبریا، حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ "نہیں مگر جو تو تطوع کرے"۔ پھر آپ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو سائل نے عرض کیا: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ "کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟" تو سرکار کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ "نہیں مگر جو تطوع کرے"۔

(حضرت سیدنا طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ سائل مذکورہ بالا ارشادات مقدسہ سننے کے بعد واپس ہوا اور جاتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا، اللہ (عزوجل) کی قسم! میں اس پر زیادہ نہ کروں گا اور نہ ہی اس سے کمی کروں گا۔ تو سید کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَفْلَحَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ "یہ شخص کامیاب ہوا اگر اس نے سچ کہا ہے"۔ 3

سائل کے سوال پر رحمۃ للعالمین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی فرضیت کے بارے میں ارشاد مبارک فرمایا، جب سائل نے ان فرائض کے علاوہ مزید پوچھا، تو قائد المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ "نہیں مگر جو تو تطوع کرے"۔ اس سائل نے اُس وقت سوال عرض کیا جبکہ ابھی حج فرض نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ سوال میں حج کا ذکر نہیں ہے۔

اگر یہاں آپ غور فرمائیں تو پتا چلے گا کہ شمس العارفین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے تطوع، نفل اور زائد عبادت کے معنوں میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس حدیث شریف کا جس جس صاحب نے بھی ترجمہ کیا ہے اُس نے تطوع کے معنی نفل ہی کیا ہے۔

ایسے عمل کے خلاف بات کرنے والے کے بارے میں قرآن مجید میں رب ذوالجلال والاکرام کا ارشاد عظیم ہے: اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (التوبہ:79)

"وہ جو عیب لگاتے ہیں اُن مسلمانوں کو جو دل سے (خوشی سے، برضا و رغبت) خیرات کرتے ہیں اور اُن کو جو (مال و زر) نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو اُن سے (منافقین) ہنستے ہیں۔ اللہ (عزوجل) اُن کی ہنسی کی سزا دے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے"۔

محولہ بالا آیت مبارکہ میں اَلْمُطَّوِّعِيْنَ انہیں فرمایا گیا ہے جو بخوشی دینے والے، اپنی دلی رغبت سے دینے والے ہیں۔ فِي الصَّدَقٰتِ سے مراد ہے خیرات زیادہ دینا یعنی اپنے

3۔ بخاری جلد 1 ص 11 ' ابوداؤد جلد 1 ص 62 ' مشکوٰۃ ص 12 ' صحیح ابن خزیمہ جلد 2 ص 130 (مختصر) ' نسائی جلد 1 ص 70 ' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 1 ص 361 ' مسلم جلد 1 ص 30۔

دل کی خوشی سے خیرات میں زیادہ مال دینے والے۔

اس آیت پاک میں نفلی صدقات دینے والے مسلمانوں (یعنی اَلْمُطَّوِّعِیْنَ) پر منافقین کی طعن و تشنیع کا ذکر ہے۔ منافقین ایسے بدخصلت لوگ ہیں کہ ان کی زبان سے کوئی بھی نہیں بچتا۔ یہ عیب جو بدگو لوگ اتنے بُرے ہیں اگر کوئی شخص بڑی رقم دے تو یہ اُسے ریاکار کہنے لگتے ہیں اور اگر کوئی مسکین اپنی مالی کمزوری کی بناء پر تھوڑا مال دے تو ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی اس حقیر چیز کی اللہ ﷻ کو کیا ضرورت ہے؟

ایک روزہ کی فضیلت:

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ 4 "جو شخص اللہ (ﷻ) کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ (ﷻ) اس کے اور آگ کے درمیان ایسی خندق کر دے گا جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے"۔ ایک اور روایت مبارک میں ہے جس کے راوی حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں راحۃ العاشقین حضور سیدنا نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا 5 "جو شخص اللہ (ﷻ) کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے تو اللہ (ﷻ) اُسے آگ سے ستر سال کی راہ دور رکھے گا"۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں شمس العارفین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ بَعَّدَہُ اللّٰہُ مِنْ جَھَنَّمَ غُرَابٍ طَائِرٍ وَّھُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ ھَرِمًا 6 "جو کوئی رضائے الٰہی کی تلاش میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ (ﷻ) اُسے دوزخ سے اتنا دور فرما دے گا جیسے اڑنے والے کوے کی دوری جب وہ بچہ ہو (یہاں تک کہ اڑتا اڑتا) بوڑھا ہو کر مر جائے"۔

کوے کی طبعی عمر ایک ہزار سال ہے۔ (مرقاۃ) 7 اور یہ بہت تیز اڑتا ہے۔ یہاں دوزخ سے انتہائی دوری بتانے کے لئے بطور تمثیل ارشاد مبارک ہوا ہے کہ کوا اگر پیدا ہوتے ہی اڑنا شروع کر دے اور مرتے دم یعنی ایک ہزار سال تک برابر اڑتا رہے تو اندازہ لگاؤ کہ اپنے گھونسلے سے کتنی دور جائے گا رب کریم ﷻ روزہ دار کو دوزخ سے اتنا دور رکھے گا۔ رب کریم کی عطائیں ہمارے وہم و گمان سے وراء ہیں۔

رمضان المبارک سے متصل روزے:

حضرت سیدنا مسلم القرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے قائد المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا آپ ﷺ سے ساری عمر کے روزے رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ لِاَھْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ وَکُلَّ اَرْبِعَآءٍ وَخَمِیْسٍ فَاِذًا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّھْرَ کُلَّہٗ 8 "بے شک تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ اس لئے رمضان المبارک کے روزے رکھو اور ان دنوں کے جو اس کے بعد اس سے متصل ہیں اور ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو اس طرح روزے رکھنے سے گویا تو نے ساری عمر کے روزے رکھ لئے"۔

---

4 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2004' مرقاۃ جلد 4 ص 491' ترمذی حدیث نمبر 1622،1624' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 206-89-86' مجمع الزوائد جلد 3 ص 194' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 8 ص 281۔ 5 بخاری حدیث نمبر 2840' مسلم حدیث نمبر 1153-168' مشکوٰۃ حدیث نمبر 2053' مرقاۃ جلد 4 ص 483' ترمذی حدیث نمبر 1623' نسائی حدیث نمبر 2244' ابن ماجہ حدیث نمبر 1717' مسند احمد جلد 3 ص 58۔ 6 مرآۃ جلد 3 ص 197۔ 7 مسند احمد جلد 2 ص 526' مشکوٰۃ حدیث نمبر 2074' مرقاۃ جلد 4 ص 498' مجمع الزوائد جلد 3 ص 181' کنز العمال حدیث نمبر 24155' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 7 ص 64۔ 8 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2061' مرقاۃ جلد 4 ص 480' ابوداؤد حدیث نمبر 2432' ترمذی حدیث نمبر 748' مسند احمد جلد 6 ص 268' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 126' کنز العمال حدیث نمبر 23666-24165۔

شوال المکرم کے چھ روزے

ماہ رمضان المبارک کے بعد شوال المکرم کے چھ دنوں کے روزے بڑے مشہور ہیں۔ ان روزوں کے بارے میں عوام الناس میں بڑی بحث ہوتی ہے۔ یہ بحث اس انداز کی ہوتی ہے جیسے یہ چھ روزے ماہ رمضان المبارک کے روزوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ نفلی روزے ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص عید کے اگلے دن (جسے ہماری سماجی زبان میں ٹرو کہا جاتا ہے) روزہ نہ رکھے وہ باقی روزے نہیں رکھ سکتا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ روزے پے در پے رکھنے پڑتے ہیں۔ جبکہ ان روزوں کے بارے میں شریعت مطہرہ میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ ہاں البتہ پے در پے رکھنے سے مسلسل چھ دنوں میں ان کی ادائیگی تسلسل سے مکمل ہو جاتی ہے۔ دوسرے ہر کوئی جسے روزوں کا شوق ہوتا ہے آسانی سے نبھالیتا ہے۔ ویسے سارے مہینے میں جب چاہیں چھ روزوں کی گنتی پوری کر سکتے ہیں۔ تین روزے تین سوموار وں اور تین روزے تین جمعراتوں کو بھی رکھ سکتے ہیں۔ ایک دن چھوڑ کر صوم داودی کی طرح بھی رکھ سکتے ہیں۔ متفرق بھی، پے در پے بھی کسی صورت میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بعض لوگ ان روزوں کو "شش عید" کے روزے کہتے ہیں۔ بعض لوگ ان چھ روزوں کو پے در پے رکھنے کے بعد "عید" بھی مناتے ہیں اور امت کے کچھ سخت مزاج ضدی حضرات ایسا کرنے والوں کو بدعت و شرک کے فتووں سے نوازتے ہیں۔ اگر بردباری، تحمل، سنجیدگی اور پروقار انداز میں دیکھا جائے تو اس میں کسی قسم کی بدعت و شرک کی بات نہیں۔ چھ روزے رکھنے والوں نے اسے اگر عید کہا ہے تو اس میں کفر و شرک کی کون سی بات ہے۔ روزہ رکھنے والا اظہار شادمانی کے طور پر اگر ایسا کہہ لیتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ کیا یہ خوشی کا موقع نہیں کہ ایک شخص کو اللہ ﷻ نے رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ مزید چھ روزے رکھنے کی توفیق دی اور یہ توفیق بھی نعمت الٰہی ہے اور نعمت الٰہی کے ملنے پر خوشی کا اظہار اور پھر اس کو عید کہہ دینا اصول شریعت میں سے کسی بھی قانون کی خلاف ورزی نہیں۔ مزید برآں کسی بھی حدیث پاک یا قرآن مجید کی کسی آیت مبارکہ سے یہ بات ثابت نہیں کی جا سکتی ہے کہ شوال المکرم کے چھ روزے رکھنے کے بعد اظہار خوشی کرنا ناجائز ہے۔

احادیث مبارکہ:

شوال المکرم کے چھ روزوں کے بارے میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام ﷡ سے احادیث مبارکہ مروی ہیں: (1) حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری (2) حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری (3) حضرت سیدنا ثوبان (4) حضرت سیدنا ابو ہریرہ اور (5) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر ﷡۔

1۔ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے (ماہ) رمضان (المبارک) کے روزے رکھے پھر اس کے بعد (ماہ) شوال (المکرم) کے چھ روزے رکھے وہ اس طرح ہے جیسے زمانہ بھر روزے رکھے"۔ 9

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری ؓ سے مشکل الآثار جلد 3 ص 118 میں ایک روایت اس طرح بھی ہے "جس نے (ماہ) رمضان (المبارک) کے روزے رکھے اور شوال المکرم کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے سارا سال روزے رکھے"۔ مجمع الزوائد جلد 3 ص 183 میں مسند احمد، طبرانی فی الاوسط اور مسند بزار کے حوالے سے بھی ایسے ہی نقل ہے۔

2۔ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے

9 مشکوٰۃ ص 179' جامع الصحیح جلد 3 ص 173' شرح معانی الآثار للطحاوی جلد 3 ص 513' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 292' مشکل الآثار جلد 3 ص 118' مجمع الزوائد جلد 3 ص 184' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 235' مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 ص 509' مسند احمد جلد 5 ص 417،419' مسلم جلد 1 ص 369 (3 حدیث) ابو داؤد جلد 1 ص 337 (باب فی صیام ستہ ایام من شوال) ترمذی جلد 1 ص 158۔

فرماتے ہیں' میں نے امام المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جس (صاحب ایمان) شخص نے (ماہ) رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر چھ روزے شوال المکرم کے رکھے گویا اُس نے پورے سال کے روزے رکھے"۔ 10

3۔ حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ (جو سرور کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے) سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ پاک فرمایا: "جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو گویا اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس نیکیاں ملیں گی۔ 11 ماہِ رمضان المبارک کے روزے تین سو روزوں کے برابر ہیں اور شوال المکرم کے چھ روزے ساٹھ روزوں کے برابر ہیں تو اس طرح پورے سال کے روزے ہوئے اور اگر کبھی رمضان المبارک 29 دنوں کا ہو تو تب بھی پورے سال کے روزوں کا ہی ثواب ملے گا۔

مشکل الآثار جلد 3 ص 119 میں ہے کہ رمضان المبارک کے روزے 10 ماہ کے روزوں کے برابر ہیں اور شوال المکرم کے چھ دنوں کے روزے دو ماہ کے روزوں کے برابر۔ اس طرح یہ پورے سال کے روزے ہوئے یعنی ماہِ رمضان المبارک اور چھ دن بعد کے۔ (یعنی شوال المکرم کے چھ روزے)

4۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی قبلتین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ پاک فرمایا: "جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال المکرم کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے اُس نے زمانہ بھر روزے رکھے"۔ 12

5۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' صاحب التاج حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ پاک فرمایا: "جس نے (ماہ) رمضان (المبارک) کے روزے رکھے پھر اُس کے بعد چھ دن ماہِ شوال المکرم میں روزے رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو"۔ 13

شیخ المحدثین' شیخ محقق' شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز "ماثبت من السنۃ" میں "ذکر شہر شوال" کے باب میں "صیام ستۃ ایام شوال الصیام ستۃ" کے تحت لکھتے ہیں کہ "زمانہ بھر کے روزوں کا ثواب اُس کے لئے ہے جو تمام عمر روزے رکھتا ہے اور اگر ایک مرتبہ شوال المکرم کے چھ روزے رکھتا ہے تو ایک سال کے روزوں کی مانند ہے"۔

مسئلہ: شوال المکرم کے چھ روزے بھی اسی طرح سحری اور افطاری کے اوقات کی پابندی کے ساتھ رکھے جاتے ہیں۔ جیسے ماہِ رمضان المبارک کے روزے۔ دراصل کوئی بھی روزہ ہو' شعبان المعظم کا یا رمضان المبارک کا یا محرم الحرام شریف کا یا شوال المکرم کا طلوعِ فجر کے پہلے سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہی اُس کا وقت ہوتا ہے۔

مسئلہ: تراویح کی نماز زائد مسنون عبادت صرف ماہِ رمضان (المبارک) میں ہی ادا کی جاتی ہے اور کسی مہینے میں یا کسی روزے کے لئے نہیں۔

مسئلہ: شوال المکرم کے چھ روزے جو مسلمان رکھے گا اُس کو ثواب ہوگا جو نہیں رکھے گا وہ گنہگار نہیں۔ البتہ جو روزے رکھنے والے کو روکے وہ گنہگار ہوگا کیونکہ وہ نیکی سے روک رہا ہے۔

مسئلہ: اگر شوال المکرم کا کوئی روزہ ٹوٹ جائے یا توڑ لیا جائے تو اُس کی قضاء صرف ایک روزہ ہی ہے اور اسی مہینے میں رکھنا چاہیے۔

10 السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 292' مسند احمد جلد 3 ص 30' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 4 ص 162-161' مجمع الزوائد جلد 3 ص 184' مشکل الآثار جلد 3 ص 120' تلخیص الحبیر جلد 2 ص 214' سنن دارمی جلد 2 ص 21' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 335۔ 11 ابن ماجہ 124' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 293' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 3 ص 100۔ 12 مجمع الزوائد جلد 3 ص 183۔ 13 مجمع الزوائد جلد 3 ص 184' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 235 (مصر)۔

Unic # 0095002
نگینہ انٹرنیشنل ٹوور اینڈ ٹریول پرائیویٹ لمیٹڈ
Govt. Lic # Lhr/5661
A Name you can trust.
حج وعمرہ
اکانومی اور سٹار پیکج موجود ہیں
دنیا کے کسی ملک میں بھی جانا چاہیں
بارعایت ٹکٹ ہم سے بنوائیں
مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی
رابطہ
جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
C-1/480 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
Email:naginaitravel@gmail.com
www.naginainternationaltravel.com
Cell:0322-4730747 Ph: 042-37330060

عید کو عید کیوں کہتے ہیں؟

ترتیب: بیگم فہد احمد یوسفی (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات)

سوال: عید کا معنیٰ کیا ہے؟

جواب: لغت کی کتاب المنجد میں العید کے معنیٰ میں لکھا ہے۔ ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جائے اُسے عید کہتے ہیں۔ مزید لکھا ہے کہ عید کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے نیز ہر وہ دن جس میں کوئی شادمانی حاصل ہو اُس پر عید کا لفظ بولا جاتا ہے۔ یہ دن شرعی طور پر خوشی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

تفسیر مواہب الرحمٰن میں ہے: عید سے خوشی اور شادمانی مراد ہے۔ اور دلیل کے طور پر قرآن مجید کی آیت مبارکہ ہے: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا.... 1

"(حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے (بارگاہِ ربِّ کائنات جل جلالہ) میں عرض کیا" اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان اُتار کہ وہ (دن) ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو"۔ اس آیت پاک میں عید سے خوشی اور شادمانی مراد ہے۔

سوال: عید الفطر کب آتی ہے؟

جواب: عید الفطر ماہِ رمضان المبارک کے اختتام کے بعد یکم شوال کو آتی ہے۔

سوال: عید الفطر کو عید الفطر کیوں کہتے ہیں؟

جواب: عید الفطر کو عید الفطر اس لئے کہتے ہیں کہ ماہِ رمضان المبارک گزر جانے کے بعد عید کے دن افطار کرتے ہیں یعنی کھانا وغیرہ کھاتے ہیں روزہ نہیں رکھتے۔

سوال: عید کا مقدس تہوار کب سے منایا جا رہا ہے؟

جواب: عید کے مقدس تہوار کا آغاز ہجرت کے بعد ہوا۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا "(حبیب کبریا، حضور سیدنا) نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ (منورہ) کے دو دن تھے جن میں وہ کھیلا کرتے تھے"۔ شفیع المذنبین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟ "یہ دو دن کیسے ہیں؟"۔ (حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) لوگوں نے عرض کیا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ "ہم ان دو دنوں میں زمانہ جاہلیت میں کھیلا کرتے تھے"۔ تو خاتم النبیین حضور سیدنا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ 2 "اللہ (جل جلالہ) نے تمہیں ان کے عوض ان سے اچھے دو دن عطا فرمائے ہیں۔ عید الاضحیٰ (بقر عید) اور عید الفطر"۔

سوال: مدینہ منورہ کے لوگ جن دو دنوں میں دورِ جاہلیت میں کھیلتے کودتے تھے وہ کون سے دن تھے؟

جواب: وہ دن نیروز اور مہرجان کے دن تھے اور انہی ناموں سے منائے جاتے تھے۔ نیروز سال کا پہلا دن تھا یہ فارسی کا لفظ ہے اور نوروز سے بنا ہے۔ نیروز شاید جنوری کی پہلی تاریخ ہوتا ہوگا اور مہرجان جولائی کے مہینے میں منایا جاتا تھا۔ شاید اُن لوگوں نے یہ دن مجوسیوں سے لئے ہوں گے جو اصل میں فارسی نسل تھے۔

سوال: عید کے دن کیسے کپڑے پہننے چاہئیں؟

جواب: عید کے دن اچھے خوشنما نئے یا پرانے صاف ستھرے کپڑے پہننے چاہئیں۔ اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے۔

سوال: عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور نیروز و مہرجان میں بنیادی فرق کیا ہے؟

1 المائدۃ: 114 ۔ 2 ابوداؤد جلد 1 ص 168 حدیث نمبر 1439 'مرقاۃ جلد 3 ص 490 'مستدرک حاکم جلد 1 ص 434 حدیث نمبر 294 'مرآۃ جلد 2 ص 361 'مشکوٰۃ ص 126 حدیث نمبر 1439 'نسائی حدیث نمبر 1557 'مسند احمد جلد 3 ص 103،250 'مسند احمد جلد 3 ص 103،178،235،250۔

جواب: عیدالفطر اور عیدالاضحی میں اللہ ﷻ کی عبادت کرتے ہوئے خوشی منائی جاتی ہے اور نیروز اور مہرجان میں کھیل کود ہی مقصود ہوتا تھا۔ خیال رہے کہ اب بھی کفار اپنے بڑے دنوں میں جوا کھیلتے ہیں، شراب پیتے ہیں، انسانیت سوز اور بے حیائی کے کام کرتے ہیں اور لغو انداز میں خوشیاں مناتے ہیں۔ اسلام کا ہر کام انسانیت بلکہ روحانیت کا داعی ہے۔

سوال: امام الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے دن کا آغاز کس طرح فرماتے تھے؟

جواب: حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ [3] "(امام المرسلین حضور سیدنا) نبی کریم ﷺ عیدالفطر کے دن نہ تشریف لے جاتے حتیٰ کہ کچھ تناول فرمالیتے"۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا [4] "(سرکار کائنات حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے دن جب تک کچھ کھجوریں نہ کھالیتے نماز کے لئے تشریف نہ لے جاتے اور آپ ﷺ طاق کھجوریں تناول فرماتے"۔ (یعنی تین یا پانچ)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو طاق عدد پسند ہے۔

امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں: سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ وَيُحِبُّ الْوِتْرَ [5] "اللہ (ﷻ) طاق ہے اور طاق عدد پسند فرماتا ہے"۔

سوال: اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو پھر کیا کھائیں؟

جواب: پھر کوئی بھی میٹھی چیز کھا کر نماز عیدالفطر ادا کرنے کے لئے جائیں۔ بعض تابعین نے اسی حدیث شریف کی روشنی میں عید کے دن نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھانا مستحب رکھا ہے اور شربت پینا بھی کافی ہے۔ اگر گھر میں کچھ نہ کھا سکے تو راہ میں کسی ہوٹل وغیرہ میں کھا لے یا عیدگاہ میں پہنچ کر کھالے۔ اس کا ترک کرنا مکروہ ہے۔ سنت مطہرہ یہ ہے کہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ یا مسجد میں جانے سے پہلے کچھ نہ کچھ کھالے۔ اب مسلمان میٹھی سویاں پکاتے کھاتے ہیں۔ سویاں پکانے کا مقصد یہ نہیں کہ اس کے بغیر عید نہیں ہوتی بلکہ اصل مقصد کچھ نہ کچھ کھانا اور ایسا کرنے سے ظاہر کرنا ہے کہ آج روزہ نہیں ہے۔

سوال: کھجوریں کھانے کی حکمت کیا ہے؟

جواب: کھجوریں کھانے میں حکمت یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے جو ضعف بصر ہو جاتا ہے، میٹھی شئے کھانے سے وہ ضعف جاتا رہتا ہے، اسی لئے افطار بھی میٹھی شئے سے کرتے ہیں۔ سرکار کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ میٹھی شئے اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ابن ابی شیبہ علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے کہ بعض تابعین کا کہنا ہے کہ میٹھی شئے شہد وغیرہ کے ساتھ افطار کرنا مستحب ہے" اور اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے پیشاب کم آتا ہے۔ (تفہیم البخاری جلد 2 ص 106)۔

سوال: سید کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ عیدگاہ میں پہلا کام کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ [6] "(رحمۃ للعالمین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ

---

[3] مشکوٰۃ ص 126 حدیث نمبر 1440، مرقاۃ جلد 3 ص 491، مرآۃ جلد 2 ص 361، ترمذی حدیث نمبر 542، ابن ماجہ حدیث نمبر 1756، مسند احمد جلد 5 ص 352۔ [4] بخاری جلد 1 ص 130 حدیث نمبر 953، ترمذی حدیث نمبر 427، مسند احمد جلد 2 ص 446، مرقاۃ جلد 3 ص 486، مشکوٰۃ حدیث نمبر 1433۔ [5] ابوداؤد حدیث نمبر 1416، ترمذی حدیث نمبر 453، نسائی حدیث نمبر 1676، مسند احمد جلد 1 ص 143-110-100، دارمی حدیث نمبر 1621۔

تشریف لے جاتے تو عید کے دن پہلا کام جو کرتے وہ (عید کی) نماز ہوتی۔ پھر نماز ادا فرمانے کے بعد لوگوں کے سامنے (جلوہ افروز ہوتے اور) کھڑے ہو جاتے لوگ صفیں باندھے بیٹھے رہتے (اور دیدارِ پاک سے فیض یاب ہوتے)۔ (امام الانبیاء حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے اور اچھی باتوں کا حکم فرماتے۔ پھر اگر کوئی لشکر (فوج) بھیجنا چاہتے تو اس کو الگ کرتے یا اور کوئی حکم (مبارک) جو چاہتے وہ ارشاد فرماتے۔ پھر آستانہ مبارک کی طرف واپس تشریف لے جاتے"۔

سوال: عیدگاہ یا مسجد میں نمازِ عید سے پہلے نفل وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: **اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی یَوْمَ الْفِطْرِ رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا** 7 "(خاتم الانبیاء حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ ان سے پہلے کوئی نفل نماز ادا فرمائی اور نہ ہی (عید الفطر کی نماز کے) بعد نفل ادا فرمائے"۔

سوال: کیا عورتوں کو نمازِ عید کیلئے مسجد یا عیدگاہ جانا چاہئے؟

جواب: جی ہاں! مساجد اور عیدگاہ میں خواتین کو بھی جانا چاہیے اور ان کے لئے انتظام بھی ہونا چاہئے تاکہ وہ بھی پردہ میں بیٹھ کر وعظ و نصیحت سنیں اور نمازِ عید ادا کریں۔

سوال: کیا قائد المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ حیات میں عورتیں عید کی نماز پڑھنے کے لئے جاتی تھیں؟

جواب: جی ہاں! عورتیں بھی عیدگاہ میں یا مسجد میں نمازِ عید پڑھنے کے لئے جاتی تھیں بلکہ آپ ﷺ عورتوں کو عیدگاہ میں لانے کا حکم فرماتے تھے۔ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:-

حدیث شریف نمبر 1: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "(شمس العارفین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ عید کے لئے کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھی پھر نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ مبارک ارشاد فرمایا: جب خطبہ مبارک سے فارغ ہوئے تو **فَاَتَی النِّسَآءَ فَذَکَّرَھُنَّ وَھُوَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی یَدِ بِلَالٍ** "پھر آپ ﷺ عورتوں (کے خیمہ) کے پاس تشریف لائے اور انہیں نصیحت فرمائی اور آپ ﷺ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے"۔ **وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَہٗ یُلْقِیْ فِیْہِ النِّسَآءُ صَدَقَۃً** 8 "اور حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے۔ عورتیں اُن میں خیرات ڈال رہی تھیں"۔

حضرت ابن جریج علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عطاء علیہ الرحمہ سے پوچھا کیا اب بھی امام کو نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کے اجتماع کی طرف آنا اور اُن کو نصیحت کرنا ضروری ہے؟ "انہوں نے کہا ضروری کیوں نہیں اب کیا وجہ ہے کہ ایسا نہ کریں"؟ یعنی اب بھی ایسا کرنا چاہئے۔ 9

حدیث شریف نمبر 2: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب امام المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نمازِ عید سے فارغ ہوئے تو: **اَتَی النِّسَآءَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَمَرَھُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَجَعَلْنَ یُلْقِیْنَ، تُلْقِی الْمَرْأَۃُ خُرْصَھَا وَسِخَابَھَا** 10 "آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: خیرات کرو (حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اس میں مال خیرات ڈال رہی تھیں کوئی اپنی بالی پھینکتی اور کوئی ہار)"۔

حدیث شریف نمبر 3: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ

---

6 بخاری جلد 1 ص 131 حدیث نمبر 956، مسلم جلد 1 ص 290 حدیث نمبر (889-9)، ابوداؤد جلد 1 ص 169، نسائی حدیث نمبر 1576، ابن ماجہ حدیث نمبر 1288، مسند احمد جلد 3 ص 36، مرقاۃ جلد 3 ص 477، مشکوٰۃ حدیث نمبر 1426۔ 7 بخاری جلد 1 ص 131 حدیث نمبر 964، مسلم جلد 1 ص 188 حدیث نمبر (13-884)، ابوداؤد جلد 1 ص 171 حدیث نمبر 1159۔ 8 بخاری جلد 1 ص 131۔ 9 بخاری جلد 1 ص 131، مسلم جلد 1 ص 289، ابوداؤد جلد 1 ص 171۔ 10 مسلم جلد 1 ص 289، بخاری جلد 1 ص 131۔

عیدالفطر کے خطبہ مبارکہ سے فارغ ہو کر عورتوں کے مجمع کے پاس تشریف لائے: فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ﷺ مِنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ 11 "انہیں وعظ و نصیحت سے نوازا پھر فرمایا: اے بیبیو! خیرات کرو، تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں (جب سرکارِ کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تو عورتوں میں سے ایک پچکے رخساروں والی عورت آپ ﷺ کے پاس کھڑی ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ایسا کیوں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم شکوہ شکایت بہت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ (حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر عورتیں خیرات کرنے لگیں اپنے زیوروں میں سے ذاتی تھیں حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا اور عورتیں اپنی بالیاں اور چھلے ڈال رہی تھیں"۔

سوال: کیا نماز عید کے لئے اذان پکاری جاتی ہے اور تکبیر کہی جاتی ہے؟

جواب: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نماز یوم عید میں سید المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ سو آپ ﷺ نے اذان اور تکبیر کے بغیر نماز عید پڑھائی۔ 12

سوال: خطبہ نماز عید سے پہلے پڑھا جاتا ہے یا نماز عید کی ادائیگی کے بعد؟

جواب: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: سرورِ کونین حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے نماز عید پڑھنے کے بعد خطبہ مبارکہ ارشاد فرمایا۔ 13

سوال: کیا بچوں کو عیدگاہ میں لے جانا چاہیے؟

جواب: جی ہاں! بچوں کو لے جا سکتے ہیں۔ لیکن سات آٹھ سال کے بچوں کو مردوں کی صف میں کھڑا نہیں کر سکتے۔ ہاں البتہ دس بارہ سال کے بچے صف میں کھڑے ہوں اور نماز پڑھیں تو حرج نہیں۔ اگر جماعت کھڑی ہو چکی تو دس بارہ سال کے بچوں کو صفوں سے نکال کر پیچھے نہیں کر سکتے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں معلم انسانیت حضور سیدنا نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ پہلے آپ ﷺ نے عید کی نماز پڑھی۔ نبی آخر الزماں حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے وقت حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عمر 13 سال تھی۔

سوال: عید کے دن جس راستے سے عیدگاہ کی طرف جائیں کیا واپسی میں راستہ بدل کر گھر آنا چاہیے؟

جواب: جی ہاں! واپسی میں دوسرے راستے سے آنا چاہیے۔

سوال: عید کے دن راستہ بدل کر جانے کی حکمت کیا ہے؟

جواب: راستہ بدل کر جانے کی حکمت یہ ہے کہ دونوں راستے نمازی کے گواہ بن جاتے ہیں اور دونوں راستوں میں رہنے والے جن اور انسان نمازی کے لئے گواہی دیتے ہیں اور اس میں شعائرِ اسلام کا اظہار بھی ہے۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ 14 "(سید الثقلین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ عید کے روز (نماز عید کے بعد) راستہ تبدیل فرماتے تھے"۔

سوال: عیدالفطر کی نماز جلدی پڑھنی چاہیے یا دیر سے؟

جواب: عیدالفطر کی نماز دیر سے پڑھنی چاہیے۔

سوال: اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: حضرت سیدنا ابو حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی آخر الزماں حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے نجران

11 مسلم جلد 1 ص 289۔ 12 مسلم جلد 1 ص 289۔ 13 بخاری جلد 1 ص 130، جلد 1 ص 134، ابوداؤد جلد 1 ص 176۔ 14 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1434، بخاری حدیث نمبر 986، ترمذی حدیث نمبر 541، ابن ماجہ حدیث نمبر 1301، مرقاۃ جلد 3 ص 487، کنز العمال حدیث نمبر 18106۔

کے حاکم حضرت سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا: عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَ ذَكِّرِ النَّاسَ 15 "قربانی والی (عید کی نماز) جلدی پڑھو اور عید الفطر دیر سے اور لوگوں کو وعظ کرو"۔

سوال: دونوں میں اس فرق کی وضاحت کریں۔

جواب: حکمت ظاہر ہے کہ عید الفطر کے دن فطرانہ نماز سے پہلے دیا جاتا ہے اور بقرہ عید کے دن قربانی نماز کے بعد ہوتی ہے۔ نیز عید الفطر میں کھانا وغیرہ نماز سے پہلے کھایا جاتا ہے۔ اس لئے نماز عید الفطر کچھ دیر سے پڑھنا بہتر ہے۔ قربانی والی عید میں نماز کے بعد کھانا کھایا جاتا ہے۔ اس لئے قربانی والی عید جلدی پڑھی جاتی ہے۔

سوال: نماز عیدین کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب: نماز عیدین کا وقت سورج طلوع ہونے کے بیس منٹ بعد سے اور نصف النہار تک رہتا ہے۔

سوال: اگر عید کی نماز پہلے دن نہ پڑھی جائے تو کیا دوسرے دن پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! واقعہ ملاحظہ فرمائیں! حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے روایت ہے۔ وہ اپنے متعدد چچوں سے نقل کرتے ہیں۔ جو ختم المرسلین حضور سیدنا نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ ایک دفعہ ایک قافلہ (کہیں باہر سے) احمد مختار حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور انہوں نے شہادت دی کہ کل (راستہ میں) انہوں نے (شوال المکرم) کا چاند دیکھا ہے تو نبی محتشم حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ روزہ کھول دیں۔ (بظاہر یہ قافلہ دن کو دیر سے مدینہ منورہ پہنچا اور نماز کا وقت نکل چکا تھا)۔ کل جب صبح ہوئی تو نماز عید ادا کرنے کے لئے عید گاہ پہنچا۔ شرعی مسئلہ بھی یہی ہے۔ اگر چاند کی رویت ایسے وقت معلوم ہو کہ نماز عید اپنے وقت پر نہ پڑھی جا سکتی ہو تو پھر اگلے دن صبح کو پڑھی جائے گی۔ 16

سوال: نماز عیدین میں کون سی سورتوں کی تلاوت کرنی چاہئے؟

جواب: حضرت سیدنا عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خاتم الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ (ﷺ) عید الاضحیٰ اور عید الفطر (کی نماز) میں کون کون سی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ 17 (یہ سوال امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کے علم و حافظ اور اپنے اطمینان قلب کے لئے پوچھا تھا)۔

حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رحمۃ للعالمین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ پڑھا کرتے تھے اور جب کبھی عید اور جمعۃ المبارک ایک ہی دن ہوتے تو پھر دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔ 18

سوال: کیا مسجد میں نماز عید پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ عید کے دن بارش ہوگئی تو امام الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز عید مسجد میں پڑھائی۔ 19

سوال: کیا حائضہ عورتوں کو عید گاہ لے جایا جا سکتا ہے؟

جواب: حضرت سیدہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: ہمیں خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ ہم عیدوں میں حائضہ اور پردے والی عورتوں کو (عید گاہ) لے جائیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور دعاؤں میں حاضر ہوں۔ حیض والیاں عید گاہ سے علیحدہ رہیں۔ (یعنی نماز میں نہ ملیں بلکہ علیحدہ مسجد کے باہر رہیں)۔

سوال: عید کے دن مستحبات کیا کیا ہیں؟

جواب: (1) حجامت بنوانا' (2) ناخن ترشوانا' (3) غسل کرنا' (4) مسواک کرنا' (5) اچھے کپڑے پہننا (نیا ہو تو نیا' ورنہ

15 مسند شافعی حدیث نمبر 84' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1449' مرقاۃ جلد 3 ص 490۔ 16 ابوداؤد جلد 1 ص 171۔ 17 مسلم جلد 1 ص 290۔ 18 ابوداؤد جلد 1 ص 171۔ 19 بخاری جلد 1 ص 133' مسلم جلد 1 ص 290' ابوداؤد جلد 1 ص 428۔

ڈھلا ہوا)' (6) (چاندی کی ساڑھے چار ماشے کی) انگوٹھی پہننا' (7) خوشبو لگانا' (8) صبح کی نماز مسجد محلہ میں ادا کرنا (امام صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت محمدی مسلمان' اسلام کو ماننے والا ہو)' (9) عیدگاہ میں چلے جانا' (10) نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا' (11) عیدگاہ کو پیدل جانا' (12) دوسرے راستے سے واپس آنا' (13) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھالینا تین پانچ یا سات کم و بیش مگر طاق۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز' (14) خوشی ظاہر کرنا' (15) کثرت سے صدقہ دینا' (16) عیدگاہ کو اطمینان' وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا' (17) آپس میں مبارکباد دینا' (18) نماز عید پڑھنے کے بعد واپسی پر گلے ملنا۔

سوال: نماز عید کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: دو رکعت نماز عید الفطر واجب بمعہ زائد چھ واجب تکبیروں کے کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر (زیر ناف) ہاتھ باندھ لے 20؎ پھر امام و مقتدی سب ثناء پڑھیں۔ پھر پہلی رکعت کی تین زائد تکبیریں کہے۔ پہلی تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور گرالے۔ پھر دوسری تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر تیسری تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا زیر ناف باندھ لے 21؎ پھر مقتدی خاموش رہیں گے اور امام خاموشی سے تعوذ اور تسمیہ پڑھے گا پھر جہر کے ساتھ سورۃ الفاتحہ اور کسی دوسری سورت کی قرأت کرے گا۔ (اور مقتدی حکم خداوندی کے مطابق کہ۔ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (الاعراف:204) "خاموش رہیں گے) پھر معمول کی نمازوں کے مطابق رکوع و سجود کرے اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔ دوسری رکعت میں امام سورۃ الفاتحہ شریف اور کوئی سورت جہر سے تلاوت کرے گا۔ مقتدی سنیں گے اور رکوع سے پہلے تین زائد تکبیریں کہی جائیں گی اور چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع کیا جائے گا۔ پھر بقیہ نماز دیگر نمازوں کی طرح مکمل کی جائے گی۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی مقدار سکتہ کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ چہارم) نماز عید کے فوراً بعد امام صاحب خطبہ سنائیں گے۔ خطبہ سننا سنت ہے۔ خطبہ مبارک سننے کے بغیر نہیں جانا چاہئے۔ خطبہ مسنونہ کے بعد سب اہل ایمان دعا کریں۔

20؎ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں۔

حکایات

قسط نمبر3

ماخوذ از: تفسیر روح البیان شریف — ترتیب: (ادارہ)

حکایت:

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ کا چچا زاد بادشاہِ زمانہ کا ملازم تھا۔ لوگوں کو ستاتا اور ظلم کرتا تھا وہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا اس حالت میں منّت مانی اور اللہ ﷻ سے عہد کیا کہ اگر مجھے آرام آ گیا تو ملازمت سے مستعفی ہو جاؤں گا۔ اللہ ﷻ نے اُسے شفا دے دی۔ لیکن عہد بھلا کر ملازمت اختیار کر لی اور پہلے سے زیادہ ظلم شروع کر دیا پھر بیمار ہوا اور وہی نذر مانی' آرام آ گیا' پھر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے لگا اب بہت زیادہ بیمار ہوا۔ حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ الرحمہ عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا: بھائی! پکی نذر معین مانو اور اللہ ﷻ سے پختہ وعدہ کرو کہ آئندہ ہرگز ظلم نہیں کروں گا۔ اُمید ہے تجھے شفا نصیب ہو گی۔ بیمار نے کہا کہ آج سے میرا پختہ وعدہ ہے کہ مجھے بیماری سے تندرستی نصیب ہو جائے تو میں ہرگز بادشاہ کی ملازمت اختیار نہیں کروں گا۔ اس حالت میں ہاتفِ غیبی نے ندا دی کہ اے مالک! ہم نے اسے بارہا آزمایا ہے اب اسے نذر کوئی فائدہ نہ دے گی یہ بہت جھوٹا ہے۔ چنانچہ وہ نوجوان اسی حالت میں مر گیا۔ (كَذَا فِي رَوْضَةِ الْعُلَمَاءِ) مثنوی شریف میں ہے: 1

نقضِ میثاق و شکستِ توبہا
موجبِ لعنت شود در انتہا

"وعدہ کی خلاف ورزی اور توبہ بالآخر لعنت کا سبب بنتا ہے"

سجدہ میں ملائکہ کا قصہ:

جب ملائکہ سجدہ میں گرے تو ابلیس نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے منہ پھیر کر پیٹھ کر لی یہاں تک کہ وہ سجدہ سے فارغ ہوئے اور سجدہ میں ایک سو سال تک پڑے رہے۔ بعض روایات میں پانچ سو سال آیا ہے۔ جب انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ابلیس کھڑا ہوا ہے بلکہ اُلٹا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے منہ پھیرے ہوئے ہے اور اس فعل سے کہ نادم بھی نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا ضد میں ہے۔ تو اُن کے انکار اور اپنی فرمانبرداری کی توفیق کی وجہ سے وہ بارہ سجدہ میں گرے۔ اُن کے لئے دو سجدے ہو گئے۔ ایک حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے لئے دوسرا اللہ ﷻ کے لئے ہے۔ جب یہ سجدہ کر رہے تھے ابلیس دیکھ رہا تھا۔ اس کے بعد اللہ ﷻ نے اس کی صفت' حالت' صورت' ہیئت' نعمت سب کو متغیر فرما دیا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کا جسم خنزیر کی شکل اور منہ بندر کی طرح مسخ ہو گیا۔ شیطان کی اولاد بھی ہے۔ 2

حکایت:

اللہ ﷻ کی طرف سے بعد میں شیطان کو حکم ہوا کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کر' میں تیری توبہ قبول کر کے تیرے گناہ معاف فرما دوں گا۔ شیطان نے عرض کی: جب میں اس کے جسم کو ساجد نہ ہوا تو پھر اس کی قبر اور میت کو کیسے سجدہ کروں؟

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ ﷻ شیطان کو قیامت میں ہزار سال دوزخ میں رکھنے کے بعد نکال کر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے سامنے کھڑا کر کے سجدہ کا حکم فرمائے گا تب بھی وہ سجدہ سے انکار کرے گا۔ پھر اسے دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل کیا جائے گا۔ 3

حکایت:

حضرت سیدہ رابعہ عدویہ علیہا الرحمہ نے حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ الرحمہ سے فرمایا: دُنیا میں تو نے چند روز رہنا ہے۔ جب زندگی کا ایک یوم گزر جائے تو سمجھ لو کہ عمر کا بعض حصہ گزر گیا۔ جب عمر کا بعض حصہ گزرا تو اسی طرح تمام عمر گزر جائے گی۔ اس کا سب کو علم ہے۔ جب یہ کیفیت ہے تو ہمیں نیک عمل کرنے چاہئیں۔ اس کا تو ہرگز افسوس نہ کرنا چاہئے کہ میرے پاس مال و جاہ و درہم و دینار

---

1 روح البیان جلد 1 ص 88 (عربی چھاپہ دار الفکر بیروت لبنان)۔ 2 روح البیان جلد 1 ص 105۔ 3 روح البیان جلد 1 ص 105۔

نہیں بلکہ اس کا افسوس کرنا چاہیے کہ جو دن گزر گیا اس میں میں نے کون سا عمل کیا ہے؟ کیونکہ دن گزرنے سے عمر بسر ہوتی ہے۔ 4

حکایت:

ایک عابد پر حالت نزع تھی اور کہہ رہے تھے کہ مجھے موت سے تو کوئی خطرہ نہیں البتہ اس کا مجھے سخت افسوس ہے کہ جو رات نیند میں گزری اور جو دن روزہ کے بغیر بسر ہوا اور جو گھڑی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کے بغیر عزیمت میں گزار دی۔ 5

حکایت:

حضرت سیدنا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس والوں سے فرماتے کہ اے بوڑھے لوگو! بتاؤ جب کھیتی کے پکنے کا وقت آ جائے تو اس سے کس بات کی امید کی جا سکتی ہے؟ انہوں نے کہا: کاٹنے کی۔ پھر نوجوانوں سے فرمایا کہ اے نوجوانو! خوب سمجھ لو کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھیتی کو پکنے سے پہلے آفت اور بلا دبوچ لیتی ہے جس سے وہ کھیتی برباد ہو جاتی ہے۔ کسی نے کیا خوب فرمایا:

اَلَا مَهِّدْ لِنَفْسِكَ قَبْلَ مَوْتٍ
فَاِنَّ الشَّيْبَ تَمْهِيْدُ الْحِمَامِ
وَقَدْ جَدَّ الرَّحِيْلُ فَكُنْ مُجِدًّا
لِحَطِّ الرَّحْلِ فِيْ دَارِ الْمَقَامِ

''خبردار! موت سے پہلے تیار ہو جا اس لئے کہ بڑھاپا موت کا ہی پیغام ہے۔ اور کوچ کا وقت ہر روز ہوتا ہے تمہیں بھی دار مقام میں اپنا سامان جا کر رکھنا ہے''۔

سبق: حضرت سیدنا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے ابن آدم! سارے سال کا غم مت کھا اور نہ ہی اس کے لئے سامان جمع کرنے کی تکلیف اٹھا۔ جس دن کو تو طے کر رہا ہے اس کی کفایت تیرے مالک سے ہوگی اگر سال تمام تیری زندگی کا باقی ہے تو اس کا رزق بھی اللہ ﷻ رازق حقیقی تجھے عنایت فرمائے گا۔ اگر تیری عمر ختم ہے تو پھر اس کے لئے کیوں دکھ اٹھا رہا ہے۔ جو تیرے لئے نہیں تو اسے ہرگز نہیں کھا سکے گا، بلکہ بسا اوقات وہ تیرے دشمن کا لقمہ بنے گا۔ 6

حکایت:

حضرت سیدنا ابو دردا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر آنے والے دن میں سورج کے کنارے دو فرشتے ہوتے ہیں اور وہ پکار کر کہتے ہیں (جسے جن و انس کے سوا زمین کے رہنے والے سب سنتے ہیں) اے لوگو! اپنے رب (ﷻ) کی طرف دوڑو جو رزق تھوڑے پر کفایت کرے اس سے بہتر ہے کہ زیادہ ہو اور وہ اللہ ﷻ سے غافل کر دے۔ پھر جب سورج غروب ہوتا ہے تو بھی اس کے کنارے پر دو فرشتے پکار کر کہتے ہیں (جسے جن و انس کے سوا تمام زمین والے سنتے ہیں) ''اے اللہ (جل جلالہ!) جو تیری راہ میں خرچ کرتا ہے تو اسے اس کا نعم البدل عطا فرما اور جو تیری راہ سے روکتا ہے تو اس کا مال جلد ضائع فرما''۔

مولانا روم قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

نان دہی از بہر حق نانت دہند
جان دہی از بہر حق جانت دہند

''اللہ (ﷻ) کے نام پر روٹی دو گے تو تجھے روٹی دیں گے حق کے لئے جان دو گے تو تمہیں جان دیں گے''۔ 7

حکایت:

شیخ کامل المکمل عَلٰی رَدِّهٖ كَشْفِ الْكُنُوْزِ وَحَلِّ الرُّمُوْزِ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیدی ابن نور الدین علیہ الرحمہ کرسی پر جامع مسجد میں وعظ فرما رہے تھے کہ اہل طلبہ نے حضرت حافظ شیرازی علیہ الرحمہ کا یہ شعر پڑھ کر ضمناً اعتراض کیا اور جواب کا منتظر تھا:

من ملک بودم و فردوس بریں جایم بود
آدم آورد دریں دیر خراب آبادم

''میں فرشتہ تھا اور فردوس بریں میرا قیام تھا آدم مجھے اس ویران دنیا میں لے آئے''۔ 8

(جاری ہے)

4-5 روح البیان جلد 1 ص 105۔ 7-6 روح البیان جلد 1 ص 106۔ 8 روح البیان جلد 1 ص 109۔